روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 25 مئی 2013ء 14 رجب 1434 ہجری 25 ہجرت 1392 ھش جلد 63-98 نمبر 118

مجلس انتخاب خلافت

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ”میری وفات کے بعد خلافت کا فیصلہ چھ افراد کی یہ کمیٹی کرے گی جن میں علیؓ بن ابی طالب، عثمانؓ بن عفان، طلحہؓ بن عبداللہ، سعدؓ بن ابی وقاص اور زبیرؓ ہوں گے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کو کمیٹی کا کنویز مقرر کر کے انہیں حتمی رائے کا حق دیا۔ نیز کمیٹی کو تین دن میں فیصلہ کا پابند کیا۔ شوریٰ کے فیصلہ کا انکار کرنے والے کے لئے سخت احکامات جاری فرمائے اور حضرت ابوطلحہؓ سے فرمایا کہ آپ اپنی قوم کے پچاس انصار ساتھیوں کے ساتھ ان اصحاب شوریٰ کے ساتھ حفاظت کی ڈیوٹی دینا اور ان پر تیسرا دن گزرنے نہ دینا یہاں تک کہ وہ ارکان شوریٰ میں سے کسی ایک کو اپنا خلیفہ مقرر کر لیں“۔ پھر حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ”اے اللہ! اب تو ان پر میری طرف سے جانشین اور نگہبان ہو جا“۔

(ابن سعد جلد 3 ص 61)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ولولہ انگیز خطاب کی جھلکیاں۔ برموقع جلسہ خلافت احمدیہ جوبلی، بمقام ایکسل سنٹر لندن مورخہ 27 مئی 2008ء

حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات کے بعد خلافت کے قیام اور ہر خلیفہ کے بعد خوف کی حالت امن میں بدلتے چلے جانے کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا

مَیں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھتا چلا جائے گا

یہ دن جو آج ہم خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر خاص اہتمام سے منا رہے ہیں یا ہر سال عمومی طور پر مناتے ہیں یہ ہمیں اس بات کی یاد دلانے والا ہونا چاہئے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے، عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور تمام اوامر و نواہی پر پوری طرح کاربند رہنے کی کوشش کریں گے

اللہ تعالیٰ نے اپنے جس انعام سے ہمیں بہرہ ور فرمایا ہے اور بغیر کسی روک کے اسے جاری رکھا ہوا ہے اور آئندہ بھی جاری رکھنے کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنتے ہوئے اس نعمت کا اظہار کریں تا کہ اس نعمت کی برکات میں کبھی کمی نہ آئے بلکہ ہر نیا دن ایک نئی شان دکھانے والا ہو۔

آج کا دن ایک نیا عہد باندھنے کا دن ہے۔ آج کا دن ہمیں اپنی تاریخ سے آگاہ کرنے کا دن ہے

اللہ تعالیٰ اس نظام کے تحت جہاں مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلتا ہے وہاں اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے دل سے ہر قسم کے دنیاوی خوف نکال کر خوف کی حالتوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت عطا فرماتا ہے۔

یہ دور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے

صدسالہ خلافت جوبلی کے تاریخی موقع پر دنیا بھر کے احمدی احباب مرد و زن نے خلافت کے استحکام اور اس سے وفا کے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے کے لئے ایک عظیم الشان عہد باندھا

خلافت خامسہ کے عظیم الشان دور کی پہلی بابرکت

دہائی مکمل ہونے پر عاجزانہ اظہارِ جذبات

جس کا ہر روز رہا فضل کی برسات سے پُر
حیرت انگیز دہائی ہے فتوحات سے پُر

ہم نے ہر بار اُسے پایا ہے اک کوہِ وقار
سالہا سال رہے کتنے ہی صدمات سے پُر

ہم نہ بھولیں گے کبھی عشق کی وہ پہلی رات
پھر وہ پُر سوز دعا تیری مُناجات سے پُر

اک عجب شان کے دیکھے ہیں گزشتہ دس سال
غیر معمولی زمانہ ہے فتوحات سے پُر

ہے یہ اُس پاک مسیحا کی صداقت کی دلیل
جس کی تصدیق میں قرآن بھی آیات سے پُر

باب تاریخ میں کم اتنے ملا کرتے ہیں سُرخ
جن کے ہوں پاک ورق خون کے قطرات سے پُر

بڑھتے جاتے بھی ہیں منصب کے تقاضے شب و روز
اور دن رات بھی اُس کے ہیں عبادات سے پُر

اپنے جذبات کو رکھتا ہے سلیقے سے نہاں
اور یہی بات ہمیں کرتی ہے جذبات سے پُر

ناز کثرت کا عدُو کو ، تو ہمیں 'مولا بس'
ہم ہیں سب تیرے فقیر اور ہیں حاجات سے پُر

ہر طرف شر ہے مرے چاروں طرف آگ ہی آگ
نہ اگر فضل ہو ، ہر لمحہ ہے خطرات سے پُر

اُس کے دشمن کے لیے وجہء عداوت ہے یہی
اُس کے عشاق، وفا کی ہیں وجوہات سے پُر

میرے آقا کی ہر اک بات میں قرآن و حدیث
اور زباں اس کے عدو کی ہے خرافات سے پُر

ہم کو درکار ہے ہر لحظہ دعاؤں کا حصار
ورنہ یہ دور ہے ہر طرح کی آفات سے پُر

غمِ دوراں تو حقیقت سے لیے جاتا ہے دُور
زندگی کا یہ خلا ہوتا ہے 'خطبات' سے پُر

وہ دکھاتا ہے یقیں کی نئی منزل ہر روز
ورنہ ہر قوم ہے اِس دور میں شبہات سے پُر

ہم سے کیا مانگتے ہو حق کے دلائل میں بیاں
ہم نے تو دیکھا ہے ہر روز نشانات سے پُر

میں یہ دیتا ہوں گواہی بخدا صدق کے ساتھ
میرا گھر بار ہے سب اُس کی عنایات سے پُر

جس کی بابت کہا 'اِنّی مَعَکَ یا مسرور'
اُس کا ہر روز رہے یونہی بشارات سے پُر

فاروق محمود (لندن)

غیر معمولی شفاء

مکرم امیر صاحب کانگو لکھتے ہیں کہ مِشعل اَکِینا (Michel Ikina) صاحب لوبومباشی میں ایڈووکیٹ جنرل تھے۔ ایک دن انہوں نے اپنی بیوی کی بیماری کا ذکر کیا۔ خاکسار کے تحریک کرنے پر انہوں نے اسی وقت ایک خط حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھ دیا۔ اس خط میں انہوں نے صرف دو باتوں یعنی اپنی سروس میں ترقی اور بیوی کی شفاء کے لئے ذکر کیا۔ یہ خط حضور انور کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ خط لکھنے کے بعد درج ذیل واقعات رونما ہوئے۔

موصوف ایڈووکیٹ جنرل تھے لیکن بحیثیت قائمقام صوبائی اٹارنی جنرل کام کر رہے تھے۔ اس لحاظ سے انہوں نے مجسٹریٹ حضرات کا احتساب کیا۔ اس معاملہ کو بہت شہرت ملی۔ کانگو میں پہلی دفعہ ایسا ہوا تھا کہ مجسٹریٹ حضرات کو کنٹرول کیا گیا۔ نیشنل اور انٹرنیشنل سطح پر شہرت ملی۔ نیشنل لیول پر تمام صوبائی اٹارنی جنرل صاحبان کی کانفرنس موصوف کی زیر صدارت منعقد کی گئی۔ جب حضور انور کی طرف سے خط موصول ہوا تو خاکسار خط لے کر ان کے گھر گیا۔ اس وقت ان کے جذبات غیر معمولی تھے۔ خط کو چُوما اور بار بار اس کا ذکر کرتے کہ مجھ غریب کو حضور انور نے اپنے دستخطوں کے ساتھ خط لکھا ہے۔ اس وقت ان کی خوشی اور حیرت دیدنی تھی۔

اسی موقع پر اپنی بیوی کی شفاء کے حوالہ سے ایک واقعہ سنایا کہ ان کی بیوی ساؤتھ افریقہ میں علاج کے لئے مقیم تھی۔ ایک دن ڈاکٹر نے معمول کا چیک اَپ کیا اور چلا گیا۔ اسی وقت ڈاکٹر نے ایک کانفرنس کے سلسلہ میں اٹلی روانہ ہونا تھا۔ ڈاکٹر نے ہسپتال سے سیدھا ائر پورٹ جانا تھا۔ جب ڈاکٹر روانہ ہوا تو مریضہ کی حالت بگڑ گئی۔ ادھر ڈاکٹر اپنا بیگ اسی مریضہ کے کمرے میں بھول گیا۔ چنانچہ راستہ سے واپس اپنا بیگ لینے آیا مریضہ کی حالت دیکھی تو فوراً سفر کی پروانہ کرتے ہوئے علاج میں مصروف ہو گیا۔ جب مریضہ کی حالت بہتر ہوئی تو فلائٹ کا وقت نکل چکا تھا۔ لیکن ڈاکٹر نے ائر پورٹ جانے کا فیصلہ کیا کہ شاید ابھی جہاز نہ نکلا ہو۔ ادھر جہاز پرواز کے لئے بالکل تیار تھا کہ آخری وقت میں جہاز کے ٹائروں میں کوئی خرابی نظر آئی اور اس کو ٹھیک کرنے کے لئے فلائٹ لیٹ ہو گئی اور ڈاکٹر موصوف جہاز تک پہنچ گئے۔

موصوف نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ یہ شفاء صرف حضور انور کی دعا کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ بعد ازاں موصوف نے بتایا کہ انہوں نے حضور انور کا خط ساؤتھ افریقہ اپنی بیوی کو بھجوایا ہے اور ہدایت کی ہے کہ اسے ہمیشہ اپنے تکیہ کے نیچے رکھا کرو۔ اس وقت موصوف کی بیوی قریباً ایک سال بیمار رہنے کے بعد مکمل صحت یاب ہو کر واپس آ گئی ہے۔

(الفضل 21 مارچ 2011ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 6 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے مختلف ممالک کے عمائدین کا شرف ملاقات اور تاثرات

حضور انور سے ملاقات کو اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے ہیں آپ نے عمدہ رنگ میں دین کی تعلیم کو پیش فرمایا ہے

مرتبہ: مکرم افتخار احمد انور صاحب

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دور خلافت میں اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک کے متعدد دورے فرمائے ہیں۔ ان دوروں میں مختلف مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والی ان ممالک کی معزز شخصیات، عمائدین، سیاستدان، دانشور، صحافی، مدبرین اور انتظامیہ کے افسران نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی، براہ راست ان سے مستفید ہوئے اور فیض حاصل کیا۔ ان اہم شخصیات نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں اپنے تاثرات کا جو اظہار کیا وہ نذر قارئین ہے۔

امریکہ کے چیف کاؤنٹی ایگزیکٹو

Mr. Isiah Leggett چیف کاؤنٹی ایگزیکٹو نے 23 جون 2008ء کو ورجینیا امریکہ میں ایک تقریب میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا His Holiness نے جہاد کے بارہ میں دینی تعلیم بہت عمدہ طریق سے بیان کی ہے۔ حضور انور کا انداز بہت مؤثر تھا اور اس بات کی ضرورت بھی تھی کہ لوگوں کے لئے سچی اور صحیح دینی تعلیمات بیان کی جاتیں۔

اسی طرح دیگر مختلف مہمانوں نے بہت خوشی کے جذبات کا اظہار کیا ہے اور بعض نے کہا کہ بہت عمدہ خطاب تھا کیا ہمیں اس خطاب کی کاپی مل سکتی ہے جس پر منتظمین نے انہیں بتایا کہ آپ کو جلد شائع حالت میں مل جائے گا۔

(روزنامہ الفضل 10 جولائی 2008ء)

بھارت کے ادیب و لیکچرار

سی کے نیلا کندن (Kandan) جو ایک ادیب اور لیکچرار ہیں۔ اسی طرح کالن چرن راج صاحب جو ادیب ہیں۔ ان دونوں نے 30 نومبر 2008ء کو کیرالہ کے ایک ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

''آپ کا فرقہ جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ آزاد خیال والا فرقہ ہے۔ آپ لوگ ساری دنیا کی آزادی کے لئے مؤثر کوشش کرنے والے ہیں۔ آپ کی ہر طرح عزت افزائی اور مدد ہونی چاہئے اور آپ کو اوپر اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہم سب کے لئے باعث عزت اور برکت ہوگا''۔ (روزنامہ الفضل 9 جنوری 2009ء)

آئرلینڈ کے مہمان

ایک خاتون نے کہا یہ بہت ہی خوبصورت لمحات تھے جب امن اور بھائی چارہ کے ماحول میں احمدیوں کو دیکھا کہ وہ کس قسم کے لوگ ہیں مجھے حضور انور کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اتنی اچھی وسیع جماعت آئرش سوسائٹی میں مدغم ہو رہی ہے میں اس کے لئے آپ کی مشکور ہوں۔

ایک صاحب نے کہا کہ یہ ایک بہت خوشگوار شام تھی۔ ہمیں خوشی ہے کہ احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ بیت کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہوئے۔ میں اس پر کمیونٹی کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اب بیت کے افتتاح کی تقریب کا انتظار کروں گا۔

ایک صاحب نے کہا احمدیہ کمیونٹی ایک اچھی اور پیار کرنے والی جماعت ہے میں نے دیکھا کہ آئرش بشپ بھی یہاں تھے۔ آئرش سوسائٹی کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہا گیا۔

(روزنامہ الفضل 8/ اکتوبر 2010ء)

فرانسیسی میئر کی کیبنٹ کے نمائندہ

مورخہ 10/ اکتوبر 2008ء کو بیت مبارک پیرس کے افتتاح کے موقع پر میئر کی کیبنٹ کے ایک نمائندہ نے کہا کہ ہمیں اسی طرح کا دین چاہئے جو حضور نے بیان فرمایا ہے۔ دوسرا دین نہیں چاہئے جو دوسرے مومن پیش کرتے ہیں۔

بعض شامل ہونے والے مہمانوں خصوصاً خواتین نے اس بات کا اظہار کیا کہ دین حق کی حسین تعلیم جو حضور نے آج پیش کی ہے ہمیں پہلے اس کا پتہ ہی نہیں تھا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں پر اتنے ظلم ہوئے اور مسلمان عورتوں پر بھی ظلم ہوئے ہیں۔

مہمانوں نے یہ بھی کہا کہ ہمیں آج اس بات کا علم ہوا ہے کہ دین Synagoug کی حفاظت کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ یہ تو دیکھنے میں آیا ہے کہ ان کو جلایا گیا۔ یہ نہیں سنا تھا کہ ان کی حفاظت کی تعلیم بھی دین میں موجود ہے۔

سبھی مہمان حضور انور کے خطاب سے بے حد متاثر تھے جس کا اظہار انہوں نے خطاب کے بعد تالیاں بجا کر کیا۔

(روزنامہ الفضل 25/ اکتوبر 2008ء)

صدر بینن کا پیغام

مورخہ 5/ اپریل 2004ء کو حضور انور سے ایک شخص نے اپنے گاؤں کے صدر کی طرف سے پیغام پڑھنے کی اجازت لی۔ اس پیغام کے آخر پر صدر نے کہا۔ میں یہ بات دوبارہ دوہرانا چاہتا ہوں کہ ہم سب آپ کی جماعت کی وجہ سے اپنے آپ کو مومن کہنے کے لئے فخر کرتے ہیں۔ آپ کے T.V ریڈیو پر سب ایسے پروگرام آتے ہیں جو ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ خدا کی عبادت کس طرح کرنی ہے اور رسول کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے اس وجہ سے ہم سب جو میرے علاقہ کے رہنے والے ہیں ہم بیس ہزار سے زائد لوگ ہیں۔ میری آواز میں آج یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم مکمل طور پر جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی آپ سے اجازت چاہتے ہیں اور انشاء اللہ ہم سب مل کر تمام وہ کام جو جماعت نے شروع کئے ہیں ان میں آپ کے ساتھ ہیں تا کہ ان کو جاری رکھ سکیں۔ ہم حضور پُرنور کو ایک بار پھر اپنے اس خوبصورت ملک بینن میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خلیفہ کو اور ترقی دے اور احمدیت کو مزید ترقی کی راہوں پر گامزن کرنے کے انہیں مواقع میسر آتے رہیں۔

(روزنامہ الفضل 16/ اپریل 2004ء)

جرمنی کے عمائدین

بیت الغفور جرمنی کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ نے 18 جون 2011ء کو فرمایا اس موقع پر جرمن مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ ان میں سے ایک مہمان نے کہا کہ آپ کے لیڈر کا امن کا پیغام بہت اچھا لگا۔ (دین حق) کے متعلق میرا تاثر اچھا نہیں تھا۔ لیکن آپ کے لیڈر کے پیغام اور آج کی تقریب نے میرا تاثر بدل دیا ہے۔ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی۔ مسکراتے چہرے، دوستانہ ماحول میں استقبال، ایک منظّم تقریب غرضیکہ ہر لحاظ سے آپ کی تقریب بہت اچھی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 جون 2011ء کو بیت الامن Nidda جرمنی کا افتتاح فرمایا۔ جرمن احباب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور کہا کہ ہمارا یہ علاقہ ملک جرمنی کے درمیان میں ہے۔ مڈل ایریا ہے اس طرح ہم جرمنی کے دل میں رہ رہے ہیں۔ یہ جرمنی کا ہارٹ کہلاتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم جرمنی کے دل میں جرمنوں کا دل جیتنے آئے ہیں۔

اس پر مہمان موصوف نے کہا ''ہمارے دل تو آپ پہلے ہی جیت چکے ہیں''۔

ایک مہمان کے اس سوال پر کہ حضور انور کی داڑھی سفید ہے لیکن چہرہ جوان نظر آتا ہے۔ حضور انور کی عمر کتنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں تو 61 ویں سال میں داخل ہو چکا ہوں۔ مہمان کی عمر 52 سال تھی (ان کے بال بھی سفید ہو چکے تھے)۔ حضور انور نے فرمایا آپ مجھ سے نو سال چھوٹے ہیں۔ (روزنامہ الفضل 11 جولائی 2011ء)

نائیجیریا کے عمائدین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3 مئی 2008ء کو جلسہ سالانہ نائیجیریا میں خطاب فرمایا۔ اس سے پہلے چند معززین نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

عمائشہ سٹیٹ کے امیر

سب سے پہلے امیر آف عمائشہ (Umaisha) سٹیٹ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کو سراہتے ہوئے احمدیہ عمائشہ کالج کی تاریخ بتائی کہ گزشتہ 37 سالوں میں بہت سے طالب علم اچھی ڈگریاں لے کر ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں اور یہ کالج علاقہ کے لئے بہت مفید ہے اور غیر معمولی خدمت کر رہا ہے۔

سینیٹر صاحب

سینیٹر موسے (Muse) صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نائیجیریا آمد پر خوش آمدید کہا اور صحت کے میدان میں جماعت کی خدمات کی تعریف کی اور جماعت کے ہسپتالوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح جماعت بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے۔ موصوف نے احمدیہ ڈاکٹرز کی خدمات کا بھی ذکر کیا۔

ایمبیسیڈر سیرالیون

الحاجی ایم پی بایو ایمبیسڈر سیرالیون نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے مختصر ایڈریس میں سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی تاریخ بتائی اور جماعت کے ہسپتالوں اور سکولوں کا ذکر کیا اور ان دونوں میدانوں میں جماعتی خدمات کو سراہا۔ موصوف مخلص احمدی ہیں اور اس وقت نائیجیریا میں حکومت سیرالیون کے ایمبیسڈر متعین ہیں۔

(روزنامہ الفضل 31 مئی 2008ء)

نائیجیریا کی سٹیٹ کے غیر احمدی چیف

جلسہ سالانہ نائیجیریا مورخہ 4 مئی 2008ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے آخری خطاب کے بعد Maswara سٹیٹ کے ایک غیر احمدی چیف نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضور جیسی عظیم شخصیت یہاں تشریف لائی اور ہمارے ملک کے لئے یہ برکت کا موجب ہے اور یہ جلسہ ہمیں ہمیشہ یاد رہے گا۔ (روزنامہ الفضل 2 جون 2008ء)

حضرت مسیح موعود کے قیمتی ارشادات کی روشنی میں

مقام خلافت کی تجلیات

''خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد نمبر 2 ص 666)

''صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آ جاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 524)

حضرت مسیح موعود نے اپنی اولاد اور نظام قدرت ثانیہ کے ظہور کی واضح خبر دیتے ہوئے یکم دسمبر 1888ء کو پیشگوئی فرمائی۔

''دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین ونبیّین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں''۔

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 462)

''...... جب تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تُو نے اپنی کوشش کو انتہاء تک پہنچا دیا اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت اپنے کامل نشو ونما تک پہنچ جائے گا اور تیری روح کی گردن تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی اس اونٹنی کی مانند جس کی گردن لمبی ہو اور اس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچا دیا ہو اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلیات ہیں تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت میں سے باقی رہ گئی ہوں اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے تا کہ یہ بندہ حیات ثانی کے بعد قبول فیض کے لئے مستعد ہو جائے اور اس کے بعد انسان کامل کو حضرت احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ۔ اور یہ رنگ ظلی طور پر ہوتا ہے تا مقام خلافت محقق ہو جائے اور پھر اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا ان کو روحانیت کی طرف کھینچے اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لاکر آسمانی نوروں کی طرف لے جائے۔ اور یہ انسان ان سب کا وارث کیا جاتا ہے جو نبیوں اور صدیقوں اور اہل علم اور درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سورجوں میں سے اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور دیا جاتا ہے اس کو علم اولین کا اور معارف گزشتہ اہل بصیرت وحکمائے ملت کے تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق ہو جائے۔ پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اس کے رب کے ارادے میں ہے توقف کرتا ہے تا کہ مخلوق کو نور ہدایت کے ساتھ منور کرے اور جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر (......) کو بقدر کفایت پورا کر دیا پس اس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اس کا رب اس کو بلاتا ہے اور اس کی روح اس کے نفسی نقطہ کی طرف اٹھائی جاتی ہے۔''

﴿ترجمہ: از خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 38 تا 41﴾

منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد

خلفاء سلسلہ کے پہلے خطابات میں سے منتخب اقتباسات

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے مورخہ 27 مئی 1908ء کو فرمایا:۔

اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے۔ ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا۔ اور میں نے کبھی وطن کا خیال تک نہیں کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ ایک شخص دوسرے کے لئے اپنی تمام حریت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ نے اپنے بندے کا نام عَبْد رکھا ہے۔ اس عبودیت کا بوجھ اپنی ذات کے لئے مشکل سے اٹھایا جاتا ہے۔ کوئی دوسرے کے لئے کیا اور کیونکر اٹھائے۔ طبائع کے اختلاف پر نظر کر کے یک رنگ ہونے کے لئے بڑی ہمت کی ضرورت ہے۔

(الحکم 6 جون 1908ء)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے مورخہ 14 مارچ 1914ء کو فرمایا:۔

میں پھر تمہیں کہتا ہوں پھر کہتا ہوں اور پھر کہتا ہوں۔ اب جو تم نے بیعت کی ہے اور میرے ساتھ ایک تعلق حضرت مسیح موعود کے بعد قائم کیا ہے اس تعلق میں وفاداری کا نمونہ دکھاؤ۔ اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھو۔ میں ضرور تمہیں یاد رکھوں گا۔ ہاں یاد رکھتا بھی رہا ہوں۔ کوئی دعا میں نے آج تک ایسی نہیں کی جس میں میں نے سلسلہ کے افراد کے لئے دعا نہ کی ہو مگر اب آگے سے بھی بہت زیادہ یاد رکھوں گا۔ مجھے کبھی پہلے بھی دعا کے لئے کوئی ایسا جوش نہیں آیا جس میں احمدی قوم کے لئے دعا نہ کی ہو۔ پھر سنو! کہ کوئی کام ایسا نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے عہد شکن کیا کرتے ہیں۔ ہماری دعائیں یہی ہوں کہ ہم (مومن) جیئیں اور (مومن) مریں۔ آمین''۔

(انوار العلوم جلد دوم ص 3)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مورخہ 8 نومبر 1965ء کو مجلس انتخاب خلافت سے خطاب میں فرمایا:۔

......غرضیکہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں جن سے میں اپنی کمزوریوں کو بیان کر سکوں۔ اس لئے آپ دعاؤں سے میری مدد کریں۔ جہاں تک ہو سکے گا میں آپ میں سے ہر ایک کی بھلائی کی کوشش کروں گا۔ ......سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابی عطا فرمائی اور جو کام خدا تعالیٰ نے ان کے سپرد کیا تھا اسے انہوں نے پوری طرح نبھایا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو ترقی دیں اور اس میں کمزوری نہ آنے دیں۔ ......پس اب خدا تعالیٰ نے جو یہ ذمہ واری میرے کندھوں پر ڈالی ہے اور اس کام کے لئے آپ نے مجھے منتخب کیا ہے میں بہت کمزور انسان ہوں۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ دعاؤں سے میری مدد کریں کہ خدائے تعالیٰ مجھے توفیق بخشے کہ میں اس ذمہ واری کو پوری طرح ادا کر سکوں اور خدمت دین اور اشاعت (حق) میں کوئی روک پیدا نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام ترقی کرتا چلا جائے حتیٰ کہ (دین) دنیا کے تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آ جائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 17 نومبر 1965ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مورخہ 10 جون 1982ء کو مجلس انتخاب خلافت سے خطاب میں فرمایا:۔

یہ درست ہے کہ خلیفۂ وقت خدا بناتا ہے اور ہمیشہ سے میرا اسی پر ایمان ہے اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسی پر ایمان رہے گا۔ یہ درست ہے کہ اس میں کسی انسانی طاقت کا دخل نہیں اور اس لحاظ سے بحیثیت خلیفہ اب میں نہ آپ کے سامنے، کسی کے سامنے جوابدہ ہوں، نہ جماعت کے کسی فرد کے سامنے جوابدہ ہوں لیکن یہ کوئی آزادی نہیں کیونکہ میں براہ راست اپنے ربّ کے حضور جواب دہ ہوں۔ ...... میری گردن کمزوروں سے آزاد ہوئی لیکن کائنات کی سب سے زیادہ طاقتور ہستی کے حضور جھک گئی اور اسی کے ہاتھوں میں آئی ہے۔ یہ کوئی معمولی بوجھ نہیں۔ میرا سارا وجود اس کے تصور سے کانپ رہا ہے کہ میرا رب مجھ سے راضی رہے۔ اُس وقت تک زندہ رکھے جس وقت تک میں اُس کی رضا پر چلنے کا اہل ہوں اور توفیق عطا فرمائے کہ ایک لمحہ بھی اس کی رضا کے بغیر میں نہ سوچ سکوں، نہ کر سکوں۔ وہم وگمان بھی مجھے اس کا پیدا نہ ہو۔ سب کے حقوق کا خیال رکھوں اور انصاف کو قائم کروں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 19 جون 1982ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/اپریل 2003ء کو مجلس انتخاب خلافت سے خطاب میں فرمایا:۔

آپ لوگوں سے یہ درخواست ہے کہ اگر خدا کو حاضر ناظر جان کر اس یقین کے ساتھ کہ خاکسار یہ فریضہ ادا کر سکتا ہے خاکسار کو اس مقصد کیلئے، اس کام کیلئے مقرر کیا ہے تو آپ سے درخواست ہے میری مدد فرمائیں دعاؤں کے ذریعے۔ نہایت عاجز انسان ہوں۔ دعاؤں کے بغیر یہ سلسلہ چلنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ آپ لوگوں کیلئے دعا کر سکوں۔ جو عہد ابھی کیا ہے اس پر پورا اتر سکوں۔ اور آپ لوگوں سے بھی درخواست ہے کہ دعاؤں سے، دعاؤں سے، بہت دعاؤں سے میری مدد کریں۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے الفاظ میں ہی ایک فقرہ اور کہتا ہوں کہ میری گردن اب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ براہ راست خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے محض اور محض اپنے فضل سے ان کاموں کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کے کام ہوں۔ آمین''

(الفضل 5 دسمبر 2003ء)

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل کی قبولیت دُعا کے ایمان افروز واقعات

مکرم محمد افضل متین صاحب

الٰہی جودُعا مانگوں قبول فرما

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں؛۔

میں نے کسی روایت کے ذریعہ سنا تھا کہ جب بیت اللہ نظر آئے تو اس وقت کوئی ایک دُعا مانگ لو وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے۔یعنی حج پر جاتے وقت پہلی دفعہ جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو جو دعا بھی کرو وہ قبول ہو جائے گی۔ میں علوم کا اس وقت ماہر تو تھا ہی نہیں جو ضعیف وقوی روایتوں میں امتیاز کرتا۔ میں نے یہ دعا مانگی: ’’الٰہی میں تو ہر وقت محتاج ہوں۔اب میں کون کون سی دعا مانگوں۔پس میں یہی دُعا مانگتا ہوں کہ میں جب ضرورت کے وقت تجھ سے دُعا مانگوں تو اس کو قبول کرلیا کر‘‘۔ روایت کا حال تو محدثین نے کچھ ویسا ہی لکھا ہے مگر میرا تجربہ ہے کہ میری یہ دعا قبول ہی ہوگئی۔ بڑے بڑے نیچریوں، فلاسفروں، دہریوں سے مباحثہ کا اتفاق ہوا اور ہمیشہ دعا کے ذریعہ مجھ کو کامیابی حاصل ہوئی اور ایمان میں بڑی ترقی ہوتی گئی۔

(مرقات الیقین فی حیات نورالدین صفحہ 111)

مقطعات کا علم دیا گیا

دھرم پال نے جب ’’ترک اسلام‘‘ کتاب لکھی تو اس سے بہت پہلے مجھے ایک خواب نظر آیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مولیٰ مجھ سے فرماتا ہے کہ ’’اگر کوئی شخص قرآن شریف کی کوئی آیت تجھ سے پوچھے اور وہ تجھ کو نہ آتی ہو اور پوچھنے والا منکر قرآن ہو تو ہم خود تم کو اس آیت کے متعلق علم دیں گے‘‘ جب دھرمپال کی کتاب آئی اور خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس کے جواب کی توفیق دی۔ حروف مقطعات کے متعلق اعتراض تک پہنچ کر ایک روز مغرب کی نماز میں دو سجدوں کے درمیان میں نے صرف اتنا خیال کیا کہ مولا! یہ منکر قرآن تو ہے۔ گو میرے سامنے نہیں۔ یہ مقطعات پر سوال کرتا ہے۔ اسی وقت یعنی دو سجدوں کے درمیان قلیل عرصہ میں مجھ کو مقطعات کا وسیع علم دیا گیا۔‘‘ چنانچہ آپ نے ایک رسالہ نورالدین میں مقطعات کا جواب لکھا پھر فرماتے ہیں اسے لکھ کر میں خود بھی حیران ہو گیا کہ اتنی عظیم الشان تفسیر مجھے اتنی جلدی کیسے سمجھ آئی۔

(مرقات الیقین فی حیات نورالدین صفحہ 172)

ایک پُرتاثیر دُعا

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

آج مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ میں نے سمجھا اب اس میں نہیں رہوں گا۔سو میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور الحمد شریف کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الضحٰی اور دوسری میں الم نشرح لک صدرک کی تلاوت کی پھر میں نے دعا کی الٰہی! ہم پر ہر طرف سے عذر ہوگیا...... الٰہی (دین) پر بڑا تبر چل رہا ہے (لوگ) اوّل تو سست ہیں پھر قرآن کریم اور نبی کریم ﷺ سے بے خبر تو ان میں سے ایسا آدمی پیدا کر جس میں قوت جاذبہ ہو وہ کاہل وسست نہ ہو ہمت بلند رکھتا ہو۔ باوجود ان باتوں کے وہ کمال استقلال رکھتا ہو۔ دُعاؤں کا مانگنے والا ہو تیری تمام یا اکثر رضاؤں کو پورا کیا ہو۔قرآن وحدیث سے باخبر ہو۔ پھر اس کو ایک جماعت بخش اور وہ جماعت ایسی ہو جو نفاق سے پاک ہو۔تباغض ان میں نہ ہو۔یعنی ایک دوسرے سے بغض کرنا۔اس جماعت کے لوگوں میں خوب ہمت اور استقلال ہو۔قرآن وحدیث سے واقف ہوں اور ان پر عامل اور دعاؤں کے مانگنے والے ہوں۔ ابتلا تو ضرور آویں گے۔ان ابتلاؤں میں ان کو ثابت قدمی عطاء فرما۔ ان کو ایسے ابتلا نہ آئیں جو ان کی طاقت سے باہر ہوں۔

(مطبوعہ الحکم 17/اپریل 1914ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 2)

بارش تھم گئی

چوہدری غلام محمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی دعا کی قبولیت کے متعلق فرماتے ہیں۔ 1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکان گر گئے۔ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔آٹھویں یا نویں روز حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ آج میں نے وہ دعا کی ہے جو حضرت رسول کریم ﷺ نے ساری عمر میں صرف ایک مرتبہ کی تھی۔وہ کون سی دعا ہے جو رسول کریم ﷺ نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ بارش برسنے کی دعا تو آپ نے بار بار کی تھی مگر بارش رکنے کی دعا صرف ایک دفعہ کی ہے۔اور کہیں کسی حدیث میں یا کسی روایت میں اس کا ذکر نہیں ملتا کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش رکنے کی دعا کی ہو۔حوالینا ولا علینا یعنی ہمارے گرد وپیش تو بے شک برسے۔اب ہم پر بس کافی ہوگئی ہے۔ یہ دعا بارش بند ہونے کی دعا تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے متعلق روایت ہے کہ یہ دعا مکمل کی ہی تھی کہ اسی وقت بارش تھم گئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

(رفقائے احمد جلد 8 صفحہ 71)

تبادلہ بابرکت ہوگیا

سردار عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر لاہور نے تحریر فرمایا ہے کہ میں دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل ریاست پٹیالہ میں سپرنٹنڈنٹ تھا۔ مجھے لاہور تبدیل کرنے کی تجویز ہوئی۔تبدیلی کا تصور کر کے مجھے بہت گھبراہٹ ہوئی اور میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو دعا کے لئے لکھا حضور نے حسب ذیل جواب دیا۔

’’آپ بہت استغفار کریں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ جب انسان کسی دروازہ پر بھروسہ کر بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہ دروازہ بند کر دیتا ہے۔کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ تاجروں کی دکان میں کبھی نقصان ہو جاتا ہے تو وہ تجارت پر گھمنڈ نہ کریں۔زمیندار کا خرمن جلتا ہے۔ اس طرح ایک حال سے دوسرے حال پر بدلاتا ہے یہاں تک کہ اللہ ہی پر بھروسہ ہو جائے۔آپ ذرہ بھی نہ گھبرائیں۔ اللہ تعالیٰ خالق مالک رازق ہے۔

اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔

وہ لکھتے ہیں: ’’حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی اس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں میرا تبادلہ بامنظوری مہاراجہ بہادر ریاست پٹیالہ دسمبر 1910ء لاہور ہوگیا اور وہ تبادلہ میرے لئے بہت ہی بابرکت ثابت ہوا اور میں ایک آزاد افسر کی حیثیت سے چونتیس (34) سال سروس کر کے 10/اپریل 1935ء کو پنشن پر ریٹائر ہوا اور اسی دن جیمز کری اینڈ کمپنی ریلوے آڈیٹر (James currie &co,Railway Auditors) لاہور میں ملازم ہوگیا پارٹیشن کے بعد مالکان کمپنی جو انگریز تھے 1949ء میں لندن چلے گئے اور کمپنی میرے نام منتقل کر گئے۔ یکم اپریل 1949ء سے میں اس کمپنی کا بحیثیت پروپرائٹر کام کر رہا ہوں اور جب تک اللہ چاہے گا یہ کام جاری رہے گا، اور یہ عظیم مرتبہ اور اتنی بڑی جائیداد یہ سب چیزیں محض حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی دعا کا نتیجہ تھیں۔

(خطبہ جمعہ 16 مارچ 2001ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

بغیر لڑے تمغہ مل جائے

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے بارہ میں ایک روایت ہے کہ ’’ایک روز آپ نے فرمایا کہ ایک احمدی فوجی انڈین آفیسر ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حضور آپ دعا کریں کہ میں لڑائی میں بھی نہ جاؤں اور مجھے تمغہ بھی مل جائے۔حضور نے فرمایا کہ ہمیں تو آپ کے قواعد کا علم نہیں ہے۔ معلوم نہیں تمغہ کس طرح ملا کرتا ہے۔اس نے کہا میڈل اسے ملتا ہے جو لڑائی میں جائے۔حضور نے فرمایا پھر آپ کو بغیر لڑائی میں جانے کے کیونکر مل سکتا ہے۔وہ کہنے لگے کہ حضور دعا کریں حضور نے فرمایا اچھا ہم دعا کریں گے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ آئے اور بتلایا کہ حضور کی دعا سے مجھے تمغہ مل گیا ہے۔ اور دریافت کرنے پر بتلایا کہ میں بیس Base کیمپ میں تھا کہ میرے نام حکم پہنچا کہ لڑائی کے میدان میں پہنچو۔ میں ڈرا مگر چل پڑا۔ابھی تھوڑی دور ہی گیا تھا مگر وہ سرحد پار کر چکا تھا جس کے عبور کرنے پر ایک فوجی افسر تمغہ کا حقدار متصور ہوتا ہے۔یعنی لڑائی کی وہ حالت جس سے آگے جب کوئی نکل جائے پھر لڑائی میں حصہ لے یا نہ لے اس کو تمغہ مل جاتا ہے۔پھر حکم ملا کہ واپس چلے آؤ صلح ہوگئی ہے اور لڑائی بند ہے۔اس طرح حضور کی دعا سے میں لڑائی پر بھی نہیں گیا اور مجھے تمغہ بھی مل گیا۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 3 صفحہ 77)

مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ حسین یادیں

حضور سے ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقاتیں تو خلافت سے پہلے بھی ہوتی رہی ہیں۔ ناظم وقف جدید اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بھائی کے طور پر آپ کا ایک خاص مقام تھا۔ حضور کے ساتھ قریب رہ کر کام کرنے کا موقع تب ملا جب لنگر خانہ 2 پر ناظم دیگ پکوائی کی ذمہ داری خاکسار کے سپرد کی گئی۔ حضور اس وقت ناظم لنگر خانہ تھے۔ دو سال تک اس ڈیوٹی کے دوران حضور سے بعض مسائل پر بات چیت رہا کرتی تھی لیکن زیادہ قریبی طور پر حضور کے ساتھ تعارف کو ایک دلچسپ واقعہ کہا جاسکتا ہے کہ 1977ء میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جرمنی جانے کی منظوری دے دی تھی اور میں نے جرمنی آنے کے لئے ویزے کی درخواست جرمن سفارت خانے کو دی تھی۔ اس سلسلے میں مجھے سفارت خانے کی طرف سے جواب آیا کہ اپنے کاغذات لے کر آجائیں جن میں پاسپورٹ، صحت کا سرٹیفکیٹ اور N.O.C ہوتا ہے جو پولیس کی طرف سے جاری ہوتا ہے کہ اس پر کوئی کیس وغیرہ نہیں ہے۔ باقی سب معاملات تو ٹھیک ٹھاک گزر گئے مگر جب N.O.C لیا تو اس وقت جھنگ کے جو انسپکٹر پولیس تھے جنہوں نے یہ جاری کرنا تھا میں نے ان سے خود بات کی کہ احمدی لکھا ہوا تھا آپ احمدی لکھا رہنے دیں۔ مگر اس پر کوئی تیار نہ ہوا۔ میں نے یہ سارا معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس سارے معاملے کو حل کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع، جو اس وقت ناظم وقف جدید تھے، کو مقرر فرمایا۔ اس سلسلے میں حضور نے بڑی راہنمائی کی۔ جھنگ کے بڑے افسران کو خطوط لکھے گئے۔ سرگودھا کے افسران سے ملاقات کی گئی خاص طور پر لاہور کے ہوم سیکرٹری تھے، ان سے ملاقات کی گئی۔ اس معاملے کو سلجھانے کے لئے مجھے کئی جگہوں پر حضور کے ساتھ جانا پڑا مگر کوئی افسر بھی اس کام کو کرنے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا۔ لیکن حضور بھی اس کام کو کرنے کے لئے ڈٹے ہوئے تھے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہدایت تھی کہ اس کام کو کروانا ہے۔ ان تمام واقعات میں حضور کے ساتھ میرے کئی سفر ہوئے اور ان کی قربت اور راہنمائی حاصل رہی۔

یہ 1977ء کا واقعہ ہے بہرحال اسی کوشش کے دوران سفارت خانے کی طرف سے بھی تبشیر میں خط آگیا کہ کاغذات لے آئیں اور ویزا لے جائیں۔ بہرحال میں وہاں گیا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ انہوں نے صرف میرا پاسپورٹ اور ہیلتھ سرٹیفکیٹ لیا اور مجھے چھ ماہ کا ویزا دے دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صرف خدا کا فضل اور بزرگوں کی دعائیں تھیں کہ افسران نے N.O.C کا پوچھا تک نہیں۔ تو یہ میرا حضور کے ساتھ اولین اور قریبی تعارف تھا۔ اس کے بعد میں 1987ء میں جرمنی آگیا۔

خلافت سے قبل دورہ جرمنی

اس کے دو سال بعد 1980ء میں خلافت سے قبل حضور ہمبرگ (جرمنی) میں تشریف لائے۔ میں اس وقت وہاں مربی تھا۔ آپ کی بیٹیاں بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ اس وقت آپ کو ہمبرگ کی سیر کروانے کا موقع ملا۔ اپنی طرف سے ہم نے تین دن کی سیر کا پروگرام رکھا ہوا تھا اور ہمارے لحاظ سے یہ کافی تھا مگر یہ دو دنوں میں ہی ختم ہوگیا۔ اس وقت ہمیں حضور کی دو باتوں کا پتا چلا کہ ایک تو یہ کہ حضور بہت تیز چلتے ہیں اور دوسرا یہ کہ دو دنوں کا کام ایک دن میں ختم کر لیتے ہیں۔ ان دنوں میری فیملی یہاں نہیں تھی اور میں نے پرائیویٹ حصہ حضور کی ہائش کے لئے خالی کر دیا تھا۔ جب حضور فجر کی نماز کے لئے تشریف لے کر آئے تو میرے بے پناہ اصرار کے باوجود کہ آپ مرکز کے نمائندہ ہیں (آپ ابھی خلیفہ منتخب نہیں ہوئے تھے) مجھے ہی نماز پڑھانے کے لئے کہا۔ لیکن واپسی سے آخری دن میرے بے پناہ اصرار کے بعد آپ نے نماز پڑھائی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حضور کی حوصلہ افزائی تھی۔ مربی سلسلہ کو آپ عزت بھی بہت دیتے تھے اور خلافت سے پہلے اور بعد میں بھی حضور کا مربیان اور واقفین کے ساتھ بہت پیار اور شفقت کا سلوک رہا ہے۔

ہمبرگ کی سیر کے دوران حضور نے ٹی وی ٹاور پر جانے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ کافی مہنگا ہونے کی وجہ سے میں بھی ابھی تک وہاں نہیں گیا تھا۔ اب ہمیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کریں۔ بہرحال ہم اوپر چلے گئے۔ وہاں ایک احمدی دوست کام کرتے تھے۔ خبر پا کر کہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد تشریف لائے ہیں، وہ فوراً آگئے اور کہا کہ آپ سب میرے مہمان ہیں اور سارا خرچ ادا کیا۔ خلافت سے پہلے بھی سوال و جواب کی محفل ہوا کرتی تھی مگر خلافت کے بعد ان میں اور بھی تیزی آگئی۔

حضور کا جو پیار جرمنی کے ساتھ ہے وہ میں اس وقت محسوس کر رہا ہوں جب وہ ابھی خلیفہ بھی نہیں تھے۔ میں نے ابھی بتایا کہ آپ سیر کے لئے جرمنی تشریف لائے تھے۔ بعد میں میں نے ان کو یہاں کی تصاویر بھجوائیں کہ یادگار کے طور پر حضور کو مل جائیں۔ حضور کو وہ تصاویر دیکھ کر اتنی خوشی ہوئی کہ آپ نے فرمایا کہ سیر کے دوران جتنے گروپ ممبران تھے ان سب کے نام مجھے بھجوائیں۔ اس وقت کچھ کام ایسے پڑ گئے کہ حضور کے خط کا جواب میں وقت پر نہ دے سکا۔ تقریباً دو ہفتے کے بعد حضور کا ایک اور خط آگیا جس میں آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ سے درخواست کی تھی گروپس کے نام مجھے بھجوائیں۔ مجھے بہت شرمندگی ہوئی کہ بہت تاخیر ہوگئی ہے۔ میں نے نام بھجوا دیئے۔ جب خلافت کے بعد حضور پھر جرمنی تشریف لائے تو ان سب کو حضور نے خاص طور پر یاد رکھا ہوا تھا اور ان کے نام بھی حضور کو یاد تھے۔ آپ نے ان کارکنان کے ساتھ بہت ہی پیار اور شفقت کا سلوک فرمایا اور ان کا خاص طور پر ذکر بھی کیا۔

خلافت کے بعد پہلا دورۂ جرمنی

ہمبرگ میں حضور جب خلافت کے بعد پہلی مرتبہ تشریف لائے تو اس وقت میری اہلیہ کو کھانا پکانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اپنے طور پر ہم نے ایک مچھلی بنائی اور ہمیں نہیں معلوم تھا کہ یہ مچھلی حضور کو بہت ہی پسند ہے حضور نے اس مچھلی کی بہت تعریف کی۔ نیز حضور نے خطبہ جمعہ میں جو حضور نے ہمبرگ میں ارشاد فرمایا تھا، ہمبرگ جماعت کے بہت زیادہ تعریف کی حالانکہ ہم نے کچھ خدمت نہیں کی تھی لیکن حضور نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ ہمبرگ کی جماعت نے میری اس قدر خدمت کی ہے کہ خدا کرے میری ساری دعائیں آپ کو لگ جائیں وہ فقرے مجھے ابھی بھی یاد ہیں حالانکہ ہم نے کچھ کام بھی نہیں کیا تھا اور کوئی خاص خدمت بھی ہم نہیں کر سکے تھے لیکن حضور نے جس طرح اس کا اظہار کیا اس خطبے میں تو اس سے ہماری حوصلہ افزائی بھی ہوئی اور اپنی کمیاں اور کمزوریاں بھی نظر آئیں۔

بہرحال جرمنی کی جماعت کے ساتھ حضور کا خاص تعلق تب پیدا ہوا جب حضور نے دعوت الی اللہ کی تحریک فرمائی تھی کہ ساری جماعت دعوت الی اللہ کے کام میں مصروف ہو جائے جس پر اس زمانے میں جرمنی میں دعوت الی اللہ کرنے کا بڑا رجحان ہوا تھا، چھوٹے بڑے، ان پڑھ، پڑھے لکھے غرض سب اپنے اپنے دائرے میں دعوت الی اللہ کرتے تھے اور اس بات کا حضور نے خطبات میں بھی ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ جو پڑھے ہوئے نہیں ہیں، دیہاتوں سے آئے ہوئے لوگ ہیں تو وہ میرے خطبات کی کیسٹیں اپنے دوستوں کو سنا دیتے ہیں اور جس طرح بھی ان سے ہوتا ہے وہ دعوت الی اللہ کرتے ہیں اور بہت بڑے Complements تھے جو حضور نے اس وقت جرمنی جماعت کو دیئے۔ ایسا پہلے بھی ہوگا مگر اس وقت خاص طور پر میں نے محسوس کیا تھا کہ جرمنی کی محبت حضور کے دل میں خاص ہے، بار بار حضور جرمنی کا ذکر کرتے تھے کہ کس طرح یہاں آنے والے مزدور طبقے کے لوگوں نے محنت کر کر کے چندے دیئے ہیں اور دعوت الی اللہ کے کاموں میں بھی خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کیا ہے اور یہ ایک بار نہیں بلکہ درجنوں خطبات میں ہم لوگوں نے دیکھا ہے کہ کس قدر حضور کے دل میں جرمنی کی جماعت کے لئے محبت ہے۔

جب حضور تشریف لائے ہیں ہجرت کر کے یو۔کے میں، میں اس وقت ہمبرگ میں مربی تھا، تو ہم نے حضور کی خدمت میں ایک خط لکھا، جس میں ہم نے اس تکلیف پر جو آپ نے ہجرت کی اٹھائی جیسا بھی ہم سے ہو سکا رنج کا اظہار کیا اور ساتھ ہی لکھا کہ ہم حضور کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں، حضور کے اشارے پر جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے جواب میں جو حضور کا خط ملا اس میں حضور نے بڑی ہی محبت کا اظہار کیا تھا کہ آپ نے جس طرح کا اظہار کیا ہے اس سے مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جذبے میں اضافہ کرے اور خلافت کے ساتھ محبت بڑھائے۔ اسی طرح جب میں کولون میں تھا تو اس وقت MTA کا آغاز ہوا تھا مجھے یاد ہے کہ اس وقت LIVE پروگرام ہو رہا تھا جس میں حضور خطوط یا فیکس کا جواب دے رہے تھے اس وقت مجھے بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ میں بھی حضور کو کولون کی طرف سے دعا کے لئے فیکس بھیجوں۔ تو میں نے اس وقت فیکس کی اور مبارک باد دی MTA کی اور جو بھی دعائیں تھی وہ لکھیں، تو میرا خیال ہے فیکس کے دو منٹ بعد ہی حضور نے فرمایا کہ کولون سے بھی منیر صاحب نے فیکس بھجوائی ہے اب دیکھیں کس کس جگہ سے ہمیں جواب آرہے ہیں، وہ بھی ایک اظہار تھا جو حضور کی طرف سے ہوا تھا۔

انتظامی معاملات پر حضور کی نظر

انتظامات کے سلسلہ میں حضور بڑی نظر رکھتے تھے۔ہمبرگ میں ہم نے لجنہ اما اللہ کے لئے ایک خیمہ لگایا ہوا تھا،وہ شروع شروع کے دن تھے ہمیں انتظامات کا بھی اتنا پتہ نہیں ہوتا تھا حضور تشریف لائے،کس طرح کرنا ہے کس طرح نہیں کرنا،کچھ بھی نہیں پتہ تھا۔اپنی طرف سے ہم نے بہت زیادہ خرچ کر دیا تھا جس کی وجہ سے عورتوں کا جو خیمہ تھا اس کے نیچے ہم نے لکڑی کے فرش کی بجائے صفیں بچھا دیں۔نیچے زمین گیلی تھی اور ہم نے خشک گھاس بچھا کر صفیں بچھا دیں تا کہ نماز پڑھی جاسکے۔لیکن کسی خاتون نے شکایت کر دی، کہ ہمارے یہاں جہاں نماز پڑھنے والی جگہ ہے وہاں لکڑی کا فرش نہیں لگایا ہوا۔حضور نے مجھے لجنہ کے سامنے ڈانٹا،کہ آپ نے یہ کام کیوں نہیں کیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضور کی اس قسم کی ڈانٹیں نہیں ہوتی تھی ہماری راہنمائی ہوتی تھی اور ان ڈانٹوں سے ہم نے بڑا کچھ سیکھا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ ایک دو مواقع پر ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ شکایت بھی ہوئی ہیں اور حضور نے اس پر ایکشن بھی لیا مگر دوسرے تیسرے دن یا ہفتے کے بعد ہی حضور کی طرف سے جواب آجا تا تھا کہ جس سے پتہ چلتا تھا کہ حضور کے دل میں غصہ نہیں ہے یا اس بات کی پوری وضاحت ہو گئی ہے۔یہ میں نے خاص طور دیکھا ہے کہ خلیفہ وقت کا اللہ تعالیٰ کی ساتھ اس طرح دعاؤں کے ذریعے تعلق اور واسطہ ہوتا تھا کہ ہر ایک واقعہ کا آپ کو علم ہو جاتا ہے اور زیادہ وضاحتیں یا لمبی تقریریں کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی اور ویسے بھی یہ گستاخی ہوتی ہے کہ آدمی اپنی وضاحتیں لے کر بیٹھ جائے۔خلیفہ وقت جو ارشاد فرماتے ہیں خاموشی سے سننا چاہئے اور اپنی غلطی پر استغفار ہی کرنا چاہئے،اپنے حقوق کو لے کر نہیں بیٹھنا چاہئے۔

یہاں جرمنی میں اس وقت ہمارے دو سنٹر ہوا کرتے تھے ایک فرینکفرٹ کی بیت الذکر اور ایک ہمبرگ کی بیت الذکر اور اس وقت ہمارا تصور بھی نہیں تھا کہ اتنے بڑے بڑے مراکز جماعت خرید لے گی اور مجھے یاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خاص توجہ جرمنی پر اس لحاظ سے بھی تھی کہ انہیں جرمنی کا مستقبل نظر آرہا تھا اور وہ مستقبل کی تیاری کروا رہے تھے،اس سلسلے میں حضور نے بڑے بڑے مراکز خریدنے کی اجازت دی۔اور کولون کا جو مرکز خریدا گیا تھا وہ بہت بڑا سمجھا جاتا تھا اور مشہور ہو گیا تھا کہ بہت بڑا مرکز خریدا گیا ہے اور دیکھنے کی خاص خواہش ہوتی تھی کہ اس کو جا کر دیکھا جائے اور جب دیکھا تو واقعی بہت بڑا تھا۔اس کے بعد جب ناصر باغ خریدا تو حیرت ہوئی کہ اتنے بڑے بڑے مراکز۔اس سے پتہ چلتا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جرمنی پر خاص نظر تھی اور پھر حضور نے جرمنی جماعت کو سو بیت الذکر کی تعمیر کا جو تحفہ دیا ہے اس کے نتیجے میں پورے جرمنی میں جگہ جگہ بیت الذکر بنانے کا ولولہ پیدا ہو چکا ہے۔زندگی میں بھی حضور نے یہ ولولہ جرمنی کی جماعت میں پیدا کیا ہے اور جاتے جاتے بھی حضور جماعت کو یہ ولولہ دے کر گئے ہیں۔

صد سالہ جوبلی کی یادداشت

اس وقت میں کولون میں تھا اور حضور کی طرف سے یہ ہدایت تھی کہ پوری جرمنی میں چھوٹی چھوٹی نمائشیں بھی ہوں لیکن ایک مرکزی نمائش بھی ہونی چاہئے جس میں تصاویر کے ذریعے سے،کتابوں کے ذریعے سے لوگوں کو احمدیت کے متعلق بتایا جائے اور مستقل قسم کی نمائش ہو جو کافی عرصہ تک لگی رہے اور اس کے لئے کولون کا مرکز چنا گیا تھا۔کیوں کہ اس وقت یہی سب سے بڑا تھا۔تو وہاں خاکسار کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی۔

اس نمائش کے لئے کمیٹی بنائی گئی کہ کس طرح میز تیار کرنے ہیں۔اس وقت یہ سارے ڈیزائن سوچے گئے اور ہمارے لوگوں نے وہاں آکر خواہش کے مطابق بڑے اچھے اچھے میز تیار کئے اور تصاویر وغیرہ لگائیں اور بڑی محنت کی گئی اس نمائش کو تیار کرنے میں حضور نے بھی اس نمائش کو دیکھا اور بڑے بڑے بزرگ آتے رہے اور نمائش کو دیکھتے رہے۔اسی طرح علاقے کی اہم جرمن شخصیات کو دعوت دی گئی۔بعض افسران ہماری جماعت کی صد سالہ تقریبات کو دیکھنے کے لئے بیت میں آئے بھی۔اس نمائش میں کئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور بہت سی ہماری دنیا بھر کی تصاویر تھی جن میں سے کچھ مرکز سے بھی آئی تھی وہ وہاں لگی ہوئی تھیں۔تو صد سالہ تقریبات کے موقع پر نمائش لگانے کا ایک خاص مرکزی کام کولون میں ہوا تھا۔

ایک مرتبہ جب میونخ حضور تشریف لائے تو حضور کی طبیعت کچھ زیادہ ٹھیک نہیں تھی ان دنوں میں۔اور یہ ارشاد تھا کہ پچاس یا ساٹھ میٹر آگے والا آدمی جائے اور اسی طرح پیچھے،حضور درمیان میں اکیلے ہوتے تھے اور کسی کا ساتھ حضور پسند نہیں کرتے تھے ان کا فرمانا تھا کہ لوگ باتیں کرتے ہیں سوال پوچھتے ہیں۔جس سے سیر کا مقصد پورا نہیں ہوتا اور حضور کی صحت بھی اس وقت اجازت نہیں دیتی تھی۔تو میونخ میں ایک جھیل کے گرد ہم نے ایک راؤنڈ رکھا ہوا تھا۔لیکن وہ راؤنڈ ایسا نہیں تھا کہ ایک طرف سے پورا راؤنڈ لگایا جائے بلکہ ایک طرف سے جا کر پھر واپس آنا پڑتا تھا۔تو اس سیر کے موقعہ پر جب ہم واپس مڑنے لگے ہیں تو میں نے حضور سے عرض کی حضور یہاں سے واپس مڑنا ہے۔تو حضور تھوڑے سے حیران ہوئے کہ کیا ہونے لگا ہے یہ؟ اسی جگہ جب ہم دوسرے دن پہنچے تو حضور نے فرمایا کہ اب ٹرننگ پوائنٹ آگیا ہے ہمارا۔حضور کا حافظہ بہت ہی اعلیٰ پائے کا تھا۔

حضور کا پسندیدہ کھانا

ایک دفعہ میری اہلیہ نے رس ملائی بنائی اور رس ملائی کا ڈونگا خاص حضور کے لئے اندر بھجوایا۔تو عام طور پر ہم انتظار کرتے تھے کہ حضور کی طرف سے کچھ تبرک بچ کے آئے گا۔میں نے اپنی اہلیہ سے پوچھا کہ رس ملائی کچھ بچی کہ نہیں؟ تو کہنے لگیں کہ حضور تھوڑی تھوڑی دیر بعد آتے۔فرماتے کہ مجھے رس ملائی دو،رس ملائی کھاتے اور چلے جاتے اور اس طرح حضور نے ساری کی ساری رس ملائی تناول فرمائی۔حضور کو رس ملائی بہت پسند آئی۔حضور کو کھانے میں مچھلی بھی بہت پسند تھی۔حضور اچھے کھانے میں بہت تیز مرچ پسند کرتے تھے۔ہلکی مرچ کی تو بات ہی نہیں ہوتی تھی ہری مرچ تیز اور کھانا بھی تیز اور میٹھی چیزیں بھی اچھی حضور بہت پسند کرتے تھے۔کھانوں میں کوئی پابندی نہیں تھی کہ یہ نہیں وہ نہیں۔لیکن کھانا مزیدار ہونا چاہئے۔میں سمجھتا ہوں یہ حضور کی شفقت تھی۔بہت اچھے اچھے کھانے پکانے والی خواتین بھی تھیں۔لیکن ایک سعادت ملنی تھی وہ مل گئی۔

فیملی کے ساتھ پیار

واقفین زندگی کے ساتھ تو حضور تھوڑا زیادہ ہی محبت کرتے تھے۔مربیان کی فیملیز کا خیال رکھنا اور خاص طور پر ان کے بچوں کا۔ہمارے بچوں کے ساتھ بھی حضور بہت محبت کرتے تھے۔بیگم جب کھانا پکاتی تھیں تو بچے ڈش لے کر اندر چلے جاتے تھے بعد میں مَیں دیکھتا تھا کہ حضور نے بچوں کو ہاتھ میں اٹھایا ہوا ہے گود میں بٹھایا ہوا ہے۔میری بیٹی نے حضور کے ساتھ تصویریں بھی کھینچی تھی جو بعد میں ہمیں دیکھنے کو ملتی تھیں۔

حضور کا حافظہ

جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا کہ ہمبرگ کے خدام جنہوں نے خدمتیں کی تھیں۔میں نے نام 1980ء میں بھجوائے تھے اور حضور 1984ء میں ہجرت کے بعد تشریف لائے ہیں لیکن پھر بھی ان کے نام اچھی طرح یاد تھے۔اس کے علاوہ جو حضور نے کتب تحریر فرمائیں ان میں جس طرح حضور نے اپنے پرانے تاریخی واقعات کو محفوظ کیا ہوا ہے یہ سب اس بات کی گواہی ہے کہ حضور کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ناموں کو یاد رکھنا،چہروں کو یاد رکھنا، واقعات کو یاد رکھنا۔ہم سے کبھی غلطی ہو جاتی تھی تو حضور اس پر لطیفے بھی سنا دیتے تھے۔مثلاً آدمی کبھی کبھی نروس ہو جاتا ہے بات کرتے کرتے تو حضور کو وہ ساری بات یاد رہتی تھی اور بعد میں حضور اس بات کو محفل میں دہرا کر اچھا خاصا ہنسی مذاق والا ماحول لے آتے تھے۔ہمبرگ میں حضور کو ان دنوں زمین کی تلاش تھی کہ ہمبرگ میں ایک بڑی بیت بنائی جائے۔مجھے یاد ہے کہ ہم لوگوں نے دواڑھائی سو کے قریب زمینیں اور مکان وغیرہ دیکھے تھے۔کہیں کوئی مسئلہ بن جاتا۔بعض جگہوں پر حضور خود تشریف لے گئے جگہ دیکھنے کے لئے۔ایک جگہ تھی وہاں دس پندرہ ہزار مربع میٹر کی زمین تھی۔تو وہ بھی بکنے کے لئے لگی ہوئی تھی تو حضور اس کو بھی دیکھنے کے لئے چلے گئے۔آدھی زمین میں گڑھا کھودا ہوا تھا اور آدھی زمین پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔تو حضور نے فرمایا کہ اس گڑھے کو کس طرح پُر کرنا ہے۔میں نے کہا کہ ادھر والی مٹی اُدھر ڈال دیں گے۔تو سارے ہنسنے لگے،مجھے بھی پتا نہ چلا کہ میں نے کیا بات کی ہے۔حضور نے فرمایا کہ پھر ادھر والا گڑھا کون پورا کرے گا۔حضور نے اتنے قہقہے لگائے اور حضور بار بار اس بات کو بیان کر کے محظوظ ہوتے تھے ایسے ہی چھوٹی موٹی باتیں کئی موقعوں پر ہوتی رہتی تھیں۔

جرمن ترجمہ

ہمبرگ میں اس وقت جرمن ترجمہ کرنے والے بہت کم تھے۔حضور اردو میں ارشاد فرماتے تھے اور وہ جیسے کہتے ہیں ناں کہ ’’اندھوں میں کانا راجہ‘‘ والی بات تھی تو حضور فرماتے تھے کہ لئیق صاحب ترجمہ کریں گے ان کی زبان ٹھیک ہے۔اب وہاں بچے اس وقت سکولوں میں داخل ہوئے تھے اتنا پڑھے لکھے نہیں تھے۔تو مجھے ہی وہ ترجمے کرنے پڑے ہیں۔حضور لمبی بات کرتے تھے اور میں کچھ عزت کی خاطر کہ اتنی لمبی بات نہ کروں جتنی حضور نے کی ہے،حضور کی بات کا خلاصہ بیان کر دیتا تھا۔حضور فرماتے تھے کہ میں جتنی بات کرتا ہوں اتنی ہی بات ہونی چاہئے اور یہ آپ بہت چھوٹا ترجمہ کرتے ہیں۔میں پھر کوشش کرتا تھا کہ تھوڑا زیادہ ترجمہ کروں لیکن ساتھ ہی یہ خیال بھی ہوتا کہ میں اپنی بات جلد ختم کروں اور حضور کا زیادہ وقت نہ لوں اور حضور ہی زیادہ بات کریں اور اس قسم کے احساسات مجھ پر بہت زیادہ غالب تھے اور اس وجہ سے مجھے حضور کی ڈانٹ بھی پڑتی تھی۔حضور فرماتے کہ میں نے پانچ منٹ بات کی ہے

اور تم ایک منٹ میں بات ختم کر دیتے ہو۔ بعد میں مجھے سمجھ آگئی کہ حضور کو یہ بات زیادہ پسند ہے کہ ترجمے والا اتنی ہی بات بیان کرے جتنی حضور نے بیان کی ہے۔

مجالس عرفان

سوال و جواب کی جب مجالس ہوتی تھیں۔ مربیان کو بہت ہوشیار ہو کر بیٹھنا پڑتا تھا۔ سوال و جواب کی محفلوں میں بعض اوقات دوست ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق سوالات کر دیتے تھے کہ اس سے بسا اوقات مزاح کا رنگ بھی بن جاتا تھا۔ ایک دفعہ ایک دوست نے بے تکلفی سے اُٹھ کر سوال کر دیا کہ حضور جب آتے ہیں تو گھڑیاں کیوں تیز ہو جاتی ہیں ان کا مطلب یہ تھا کہ ہمیں بھی بہت تیز ہونا پڑتا ہے۔ گھڑیاں ایسا لگتا تھا کہ بڑی تیزی سے چل رہی ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ وقت ہمارا گزر رہا ہے حضور نے ایک ہی فقرے میں جواب دیا، حضور نے فرمایا کہ جب میں آتا ہوں تو آپ سست ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آپ کو یہ وقت تیزی سے گزرتا ہوا لگتا ہے کہ آپ سست ہو جاتے ہیں اگر آپ میرے ساتھ چلیں گے تو آپ کو پتا چلے گا کہ وقت اس سے بھی تیزی کے ساتھ گزر رہا ہے۔ ایک فقرے میں حضور نے ایک بات اتنی تفصیل سے ہمارے لئے کر دی تھی۔ تو اس قسم کی باتیں حضور کی ہوتی تھیں۔ کوئی بے تکلفی سے سوال کرتا تھا لیکن حضور جب جواب دیتے تھے وہ دراصل اس میں بہت بڑا پیغام دیتے تھے۔

دعوت الی اللہ کی لو

زیادہ تر حضور فرمایا کرتے تھے کہ دعوت الی اللہ کریں۔ مجھے یاد ہے کہ حضور نے ایک دو جگہ پر فرمایا کہ جرمنی احمدی ہو جائے تو پھر پوری دنیا کو دعوت الی اللہ کرے گا اور احمدیت کو ساری دنیا میں لانے کے لئے ایک مرکزی کردار ادا کرے گا۔ جس طرح سے حضور نے جرمنی جماعت کا ڈھانچہ تیار کیا ہے، جس طرح ہماری سوچوں کا رخ بدلا ہے اور یہ بیوت کی تعمیر بھی دعوت الی اللہ ہی ہے کہ یہ ملک احمدی ہو جائے، کثرت سے یہ لوگ احمدی ہونے شروع ہو جائیں کیونکہ جرمن بہت زیادہ سچے اور بہت زیادہ محنتی ہیں اور پھر محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب کے ساتھ ان کی خاص محبت کئی دفعہ دیکھتے ہیں، کہ جو جرمن احمدی ہیں ان سے حضور بہت زیادہ شفقت کرتے تھے، جرمنوں کے ساتھ حضور کا بہت بڑا حسن ظن تھا کہ یہ قوم ایسی ہے کہ اس نے سب سے پہلے مومن ہونا ہے۔ احمدی ہونا ہے اور احمدیت کو اس نے مغربی دنیا میں پھر عام کرنا ہے۔

❀......❀......❀

مکرم بشارت نوید صاحب

حضور انور ایدہ اللہ کی قبولیت دعا کا معجزہ

حضرت مسیح موعود نماز کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''...یقیناً یاد رکھو کہ ہمیں اور ہر ایک طالب حق کو نماز جیسی نعمت کے ہوتے ہوئے کسی اور بدعت کی ضرورت نہیں۔ آنحضرت ﷺ جب کسی تکلیف یا ابتلاء کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور اپنا اور ان راست بازوں کا جو پہلے ہو گزرے ہیں۔ ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 110)

ہم میں سے کتنے ایسے ہوں گے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اور آنحضور ﷺ کے پاک نمونہ پر چلتے ہوئے جب بھی کسی تکلیف یا ابتلاء کی خبر سُنی تو فوراً نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ہر ایک بآسانی اپنا خود جائزہ لے سکتا ہے۔ خاکسار نے بھی اپنا جو جائزہ لیا وہ تو لیا ہی لیکن اس پاک نمونہ پر بعینہٖ عمل کا ایک واقعہ جو خاکسار کی آنکھوں کے سامنے گزرا یاد آ گیا اور یقیناً ہم سب کے لئے بہترین نمونہ اور تقویت ایمان کا موجب ہے۔

مارچ 2004ء کی بات ہے جب حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ویسٹ افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے گھانا کا دورہ مکمل کرنے کے بعد آپ بورکینا فاسو رونق افروز ہوئے۔ بورکینا فاسو کے پندرھویں کامیاب اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد حسبِ پروگرام آپ نے ملک کے جنوبی علاقہ ڈوری کا بھی دورہ کیا۔ یہ علاقہ صحرائے اعظم کا حصہ ہے اور کیپٹل واگا ڈوگو سے 260 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقعہ ہے جس میں سے 160 کلومیٹر سڑک کچی ہے۔ ڈوری میں حضور انور نے ایک رات قیام فرمایا اور اگلے روز صبح نو بجے واپسی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے خاکسار کو اس سفر میں حضور انور کی گاڑی ڈرائیو کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ڈوری سے واپسی پر کچی سڑک پر سفر کے دوران حضور انور کی گاڑی کے آگے چلنے والی پائلٹ کار جس میں سیکیورٹی گارڈ مکرم ناصر صاحب اور سخاوت باجوہ صاحب کے ساتھ امیر صاحب آئیوری کوسٹ مکرم عبدالرشید انور صاحب اور رانا فاروق صاحب مربی سلسلہ کے علاوہ دو مقامی افراد بھی سوار تھے اچانک ایک کھائی میں گر گئی اور ایک طرف کو اُلٹ گئی۔ اس پر سب سے پہلے خاکسار اور ساتھ بیٹھے مکرم میجر محمود کی نظر پڑی۔ خاکسار نے گاڑی کھڑی کی اور مکرم میجر محمود صاحب نے فوراً گاڑی سے اُتر کر کھائی میں گری گاڑی کا رُخ کیا۔ حضور انور ہماری طرف متوجہ ہوئے کہ کیوں گاڑی روک رہے ہیں۔ خاکسار نے حضور انور کی طرف دیکھا۔ جونہی حضور انور کی نظر کھائی میں گری گاڑی پر پڑی تو آپ نے فوراً ہاتھ کانوں کی طرف بڑھائے اور نماز شروع کر دی خاکسار نے گاڑی کو سڑک کے ایک کنارے موزوں جگہ پر پارک کرنا شروع کیا اور حضور انور نے بھی اس دوران دو نفل نماز مکمل کر لی۔ آپ بڑے وقار اور تحمل کے ساتھ گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ قافلے کی باقی گاڑیوں سے بھی لوگ اُتر کر حادثہ کی جگہ پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ سامنے سے ایک مسافر بس بھی آ کر کھڑی ہو گئی۔ آس پاس سے بھی لوگ جمع ہو گئے۔ ہر کوئی خوف زدہ تھا کہ اس کھائی میں اُلٹی گاڑی سے کیا نکلے گا۔

سبحان اللہ والحمدللہ! حضور انور کی اس موقعہ پر ادا کی گئی نفل نماز اور قبولیت دعا کا معجزہ دیکھیں کہ ایک ایک کر کے سب کو باہر نکالنا شروع کیا سب کے سب خیریت سے۔ کسی ایک کو بھی خراش تک نہیں آئی۔ ایک قطرہ خون کا نہیں بہا۔ کسی کو کوئی فریکچر تک نہیں ہوا۔ وہاں موجود لوگ یہ سب دیکھ کر حیران رہ گئے اور خاکسار نے خود مقامی لوگوں کو یہ کہتے سُنا کہ یہ ایک عجیب معجزہ ہے حضور انور نے ازراہ شفقت سب کو اپنے مبارک ہاتھوں سے ہومیوپیتھی کی دوائی دی۔

مکرم امیر صاحب نے گزارش کی کہ پیارے آقا آپ سفر جاری رکھیں یہ لوگ پولیس کی کارروائی مکمل کروا کر بعد میں آ جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا نہیں پولیس کی کارروائی مکمل کروائیں میں یہیں انتظار کروں گا سب اکٹھے جائیں گے حضور انور باوجود سخت گرمی اور دھوپ کے پولیس کی کارروائی مکمل ہونے تک وہیں رہے اور اپنی موجودگی میں یہ کارروائی مکمل کروا کر سب کو ساتھ لے کر وہاں سے روانہ ہوئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو آنحضور ﷺ کی سیرت پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خوابوں کے ذریعہ راہنمائی

مکرمہ ہالہ محمد الجوہری صاحبہ آف مصر حضور کے نام خط محررہ دسمبر 2007ء میں لکھتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی اور آپ کی جماعت پانی کے اوپر چل رہے ہیں۔ میں نے درخواست کی کہ مجھے بھی شرف مصاحبت بخشیں۔ انہوں نے کہا کہ واپسی پر ہم آپ کو بھی ساتھ لے لیں گے۔ اس رؤیا کے بعد میں نے صوفی ازم میں تلاش حق شروع کی لیکن اطمینان نہ ہوا۔ میں نے کہا کہ میری خواب سے مراد صوفی فرقہ نہیں ہو سکتا باوجود اس کے کہ ان لوگوں کا اصرار تھا کہ میں نے انہی کو خواب میں دیکھا ہے۔ گھر آ کر میں ٹی وی پر مختلف چینل دیکھنے لگی یہاں تک کہ ایم ٹی اے العربیہ نظر آیا۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میں نے اس چینل پر وہی شخص دیکھا جس کو خواب میں دیکھا تھا کہ وہ امام مہدی ہے اور پانی پر چل رہا ہے اور یہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس تھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 نومبر 2010ء)

مکرم امیر صاحب ناروے اپنی 2004ء کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ حضور انور کا خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مئی 2004ء ٹی وی (......) احمدیہ ناروے نے نشر کیا تو ایک غیر از جماعت دوست نے فون کیا اور ملنے کی خواہش کی۔ ملاقات پر انہوں نے بتایا کہ خطبہ جمعہ سن کر ان میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور ان کی دنیا ہی بدل گئی ہے۔ انہیں 'دعوت الامیر' اور چند دوسری کتب دیں۔ چند دنوں کے بعد انہوں نے بیعت کے لئے اصرار کیا۔ ان پر واضح کر دیا گیا کہ قبول احمدیت مسلسل قربانی کا نام ہے۔ جس پر انہوں نے کہا کہ محض خدا کی خاطر اس صداقت کو اپنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

مکرم الحسن بشیر صاحب مربی گیانا اپنی 2004ء کی رپورٹ میں ایک دوست مکرم اسماعیل محمد صاحب کی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ صاحب گیانا میں شیعوں کے امام تھے اور مجتہد کے مقام تک پہنچ چکے تھے۔ ان کو ٹی وی پروگرام کی وجہ سے جماعت کا تعارف ہوا۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ گیانا کی تیاری کے دوران وہ مشن ہاؤس آئے تو ان کو بیعت کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ ابھی حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق ان کو شرح صدر نہیں ہے۔ ان کو سمجھایا گیا اور ایک کتاب 'Invitation to Ahmadiyyat' دی گئی تو انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ وقت دیں۔ چار پانچ دن بعد مشن ہاؤس آئے اور کہا کہ اب میری تسلی ہو گئی ہے اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد اپنے ساتھیوں میں دعوت الی اللہ شروع کر دی اور اب تک متعدد بیعتیں کروا چکے ہیں۔

(الفضل 21 مارچ 2011ء)

اگر خلافت سے محبت ہے تو اپنی زندگی کو اس نہج پر چلائیں جس پر خلیفۂ وقت چلانا چاہتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 / اپریل 2007ء میں فرماتے ہیں:۔

دعاؤں کے ذریعہ سے میری مدد کریں اور میں ہر وقت آپ کے لئے دعاگو رہوں کیونکہ جماعت اور خلافت لازم و ملزوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی ذمہ داریاں اُس طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ جب سب مل کر خلافت احمدیہ اور خلیفہ وقت کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تو یہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو کھینچنے والی ہوگی کیونکہ امام اور جماعت کی دعائیں ایک سمت میں چل رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگ رہی ہوں گی۔ تو جب ایک سمت میں چل رہی ہوں گی تو دعائیں کرنے والوں کی سمتیں بھی ایک طرف چلتی رہیں گی۔ ان کو بھی یہ خیال رہے گا کہ جب ہم دعا کر رہے ہیں تو ہمارے عمل بھی ایسے ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوں۔ اس سمت میں جا رہے ہوں جہاں خلیفۂ وقت اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں جانا چاہئے یا خلیفۂ وقت اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں لے جانا چاہتا ہے اگر اس احساس کے ساتھ دعا کر رہے ہوں گے تو اپنی اصلاح کی بھی ساتھ ساتھ توفیق ملتی رہے گی اور امام کے لئے نگرانی کا کام بھی آسان ہو رہا ہوگا۔

جب سب مل جل کر خلافت احمدیہ اور خلیفہ وقت کیلئے دعا کریں گے تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے والی چیز ہوگی

پس اس نکتہ کو ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ جہاں امام کی ذمہ داری ہے کہ انصاف قائم کرے اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق جماعت کی تربیت کی طرف توجہ دے۔ ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ ان کے لئے دعائیں کرے وہاں افراد جماعت کو بھی اس احساس کو اپنے اندر قائم کرنا ہوگا کہ اگر ہمیں خلافت سے محبت ہے تو ہم بھی اپنی حالتوں کو دیکھیں اور ان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس پر خدا اور رسول کے حکموں کے مطابق ہماری زندگی چلنی چاہئے یا جس طرف ہمیں خلیفۂ وقت چلانا چاہتا ہے۔

ہر عہدیدار کی دوہری ذمہ داری ہے، دعا ہی ہے جو سیدھے راستے پر چلانے والی ہے اور چلاسکتی ہے کہ اپنی ذمہ داری کو دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں

دیکھیں جب ماں باپ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیتے ہیں تو بعض اوقات بچوں میں یہ احساس بھی پیدا کرتے ہیں اور ان کے اس احساس کو بیدار کرتے ہیں کہ تم ہماری عزت اور ہمارے خاندان کی عزت کی خاطر یہ یہ بری باتیں چھوڑ دو اور نیک عمل کرو۔ ایسی باتیں نہ کرو جس سے دوسروں کے سامنے ہماری سُبکی ہو۔ نگران کا، ان کے ان جذبات کو ابھارنا بھی ان کی اصلاح کا ایک حصہ ہے، ایک کام ہے۔ پس ہر فرد جماعت جو حضرت مسیح موعود کی جماعت سے منسوب ہوتا ہے یہ بات یاد رکھے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کی طرف منسوب ہو کر آپ کو بدنام نہیں کرنا۔ اس بات کا حضرت مسیح موعود نے خود بھی اظہار فرمایا ہے۔ مفہوم یہی ہے جو میں نے بیان کیا، الفاظ ذرا مختلف ہیں۔

دعاؤں کے ذریعہ سے میری مدد کریں اور میں ہر وقت آپ کے لئے دعاگو رہوں کیونکہ جماعت اور خلافت لازم و ملزوم ہیں

اسی طرح امام کی نگرانی کے ضمن میں یہ بات بھی کرتا چلوں کہ آجکل یا یوں کہنا چاہئے جماعت میں امام یا خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں عہدیداران متعین ہیں، ان کا بھی فرض ہے کہ حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اگر کبھی کسی موقع پر اپنے پر یا اپنے عزیزوں پر بھی زد پڑتی ہو تو اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے سپرد کی گئی ہے تاکہ اس نگرانی میں خلیفۂ وقت کی بھی احسن رنگ میں مدد کر سکیں۔ تاکہ جزا سزا کے دن اس کو سرخرو کروانے والے بھی ہوں۔ ہر عہدیدار کے عمل جہاں براہ راست اس کو جوابدہ بناتے ہیں اور ہر عہدیدار اپنے دائرے میں جہاں نگران ہے وہ ضرور پوچھا جائے گا۔ یاد رکھیں کہ خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں آپ اس لحاظ سے بھی ذمہ دار ہیں، اس لئے کبھی یہ نہ سوچیں کہ کسی معاملے میں خلیفۂ وقت کو اندھیرے میں رکھا جاسکتا ہے۔ ٹھیک ہے، رکھ سکتے ہیں آپ، لیکن جو جزا سزا کے دن کا مالک ہے خدا تعالیٰ ہے، اس کو اندھیرے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ پس ہر عہدیدار کی دوہری ذمہ داری ہے، اس کو ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہئے اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا دعا ہی ہے جو سیدھے راستے پر چلانے والی ہے اور چلا سکتی ہے کہ اپنے ذمہ داری کو دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں۔ جہاں تک میری ذات کا سوال ہے۔ میں جہاں اپنے لئے دعا کرتا ہوں عہدیداروں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ انصاف پر قائم رکھتے ہوئے، سیدھے راستے پر چلائے۔ کبھی ان سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جس کا اثر پھر آخرکار یا نتیجتاً مجھ پر بھی پڑے۔ یہاں جماعت کو بھی یہ توجہ دلادوں کہ آپ لوگ بھی اپنی ذمہ داری کا صحیح حق ادا نہیں کر رہے ہوں گے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ خادم مالک کے مال کا نگران ہے۔ اگر آپ اس ذمہ داری کا حق ادا کرتے ہوئے اسے ادا نہیں کر رہے جو خلیفۂ وقت نے آپ کے سپرد کی ہے۔ اس کی صحیح ادائیگی نہ کر کے آپ بھی اس مال کی نگرانی نہ کرنے کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ جب خلیفۂ وقت نے آپ سے مشورہ مانگا ہے تو اگر آپ صحیح مشورہ نہیں دیتے تو خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ اگر انصاف سے کام لیتے ہوئے ان لوگوں کو منتخب نہیں کرتے جو اس کام کے اہل ہیں جس کے لئے منتخب کیا جا رہا ہے، اگر ذاتی تعلق، رشتہ داریاں اور برادریاں آڑے آ رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی نافرمانی کر رہے ہیں کہ تؤدوا الامانات الی اھلھا۔ یعنی تم امانتیں ان کے مستحقوں کے سپرد کرو جو ہمیشہ عدل پر رہنے والے ہوں اور اس اصول پر چلنے والے ہوں کہ جب بھی فیصلہ کرنا ہے تو اس ارشاد کو بھی پیش نظر رکھنا ہے کہ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ کہ انصاف سے فیصلہ کرو جو ذمہ داریاں سپرد کی گئی ہیں ان کو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا کرو۔ اگر نہیں تو یہ نہ سمجھو کہ یہاں داؤ چل گیا تو آگے بھی اسی طرح چل جائے گا۔ اللہ کا رسول کہتا ہے کہ جزا سزا کے دن تم پوچھے جاؤ گے۔

(روزنامہ الفضل 22 مئی 2007ء)

جہاں میں اپنے لئے دعا کرتا ہوں، عہدیداروں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ سیدھے راستے پر چلائے

خلافت کا مقام شعراء کی نظر میں

امام وقت جب بھی منتخب ہو گا مشیت سے
بدل جائیں گے سب خوف وخطر امن وسکینت سے
الٰہی رکھ ہمیں پیوستہ ہر لحہ اطاعت سے
نہ اک لحظہ بھی گزرے عمر کا باہر جماعت سے
(محمد صدیق امرتسری)

....

سمجھتے ہیں وابستگانِ خلافت
ملائک ہیں خود پاسبانِ خلافت
جو مومن بجا لائیں اعمال صالح
ہے ان کے لئے ارمغانِ خلافت
(روشن دین تنویر)

....

جب بھی ہو حضرتِ اقدس کا کوئی سجدہ دراز
فکر ہوتی ہے ہُوا کون سا غم اتنا طویل
بھول کر ایسے میں مَیں اپنی مناجاتیں عطا
عرض کرتا ہوں کہ سن ان کی مرے ربِّ جلیل
(عطاء المجیب راشد)

....

آج سے سو سال پہلے ہم کو اک نعمت ملی
نوع انساں پر ہے جو لاریب احسان عظیم
مومنوں پر جونہی طاری خوف کا عالم ہوا
بارشِ امن و اماں برسا گیا مولا کریم
(چوہدری شبیر احمد)

....

فضائے غم میں سکینت کے ابر لاتا ہے
دلوں کی کھیتیوں میں تمکنت اگاتا ہے
وہ اپنے نور سے اک شکل سی بناتا ہے
دلوں پہ مہرِ اطاعت وہی لگاتا ہے
وہ اپنا فیصلہ دنیا کو پھر سناتا ہے
قسم خدا کی خلیفہ خدا بناتا ہے
(عبدالکریم قدسی)

....

ترے لمسِ عقیدت کی عنایت ہے مرے آقا
کہ اب دل میں فقط تیری محبت ہے مرے آقا
زہے قسمت کہ دیکھا ہے تجھے تیرے قریب آ کر
مگر آگے بہت لمبی مسافت ہے مرے آقا
(ڈاکٹر عبدالکریم خالد)

یہی نوع بشر کے واسطے تقدیر یزدانی
نبوت قدرت اول، خلافت قدرت ثانی
اگر سینے میں دل قائم لہو بھی جوش وقوت بھی
خلافت ہے اگر زندہ عمل بھی ذوق وجدت بھی
(عبدالسلام)

....

ہم نے اک مرد باخدا دیکھا
نور ہی نور سے بھرا دیکھا
جس کو کم گو تھا اب تلک پایا
اس کو کل بولتے جدا دیکھا
(مبارک احمد ظفر)

....

خدا کی قدرت ثانی کا ہے یہ پانچواں مظہر
جماعت ہو گئی مسرور پا کر پانچواں مظہر
خلافت کی اطاعت فرض ہے اس میں ہی برکت ہے
"خلافت سے عقیدت ہو تو یہ بھی اک عبادت ہے"
(احمدی بیگم)

....

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری
(صاحبزادی امۃ القدوس)

....

شجر سے جو رہے وابستہ وہ پھلدار ہو جائے
جو کٹ کر گر گیا بے دست و پا بیکار ہو جائے
خلافت سے عقیدت کی جو رسم و راہ رکھتا ہے
نہیں ممکن وہ خالی ہاتھ یا نادار ہو جائے
(ڈاکٹر فہمیدہ منیر)

....

خلافت نعمت عظمیٰ ہے رحمت اور برکت ہے
یہ حبل اللہ یک جہتی ہے یک رنگی ہے وحدت ہے
خلافت ڈھال ہے، سایہ ہے اور باران رحمت ہے
خلافت باعث تسکینِ دیں، شر سے حفاظت ہے
(ا۔ب۔ناصر)

....

پانچ گل ہائے خلافت باغِ مہدی میں کِھلے
ہے گلِ نایاب سے مہکی کیاری یہ صدی
نورِ دیں، محمود، ناصر، طاہر و مسرور کی
شکل میں اللہ کا ہے فیضان جاری یہ صدی
(ارشاد عرشی ملک)

خلافت ہی شہادت ہے ہماری
صدی اک جس کے اوپر ہو گئی ہے
بہت مسرور ہیں مسرور سے ہم
فضاء دل معطر ہو گئی ہے
(ناصر احمد سید)

....

یہ وعدہ ہے خدائے ذوالمنن کا
عطا ہو گی خلافت مومنوں کو
بہت خوشحال و خوش قسمت وہ ہوں گے
سمیٹیں گے جو اس کی برکتوں کو
(جمیل الرحمٰن)

....

حسیں دلربا ہیں خلافت کی باتیں
خدا کی عطا ہیں خلافت کی باتیں
یہ تشنہ لبوں کے لئے زندگی ہیں
بہت جانفزا ہیں خلافت کی باتیں
(عبدالصمد قریشی)

....

بھری دنیا میں تنہا یہ ہمیں اعزاز حاصل ہے
ہدایت یافتہ رہبر، معیّن اپنی منزل ہے
خدا کے فضل کا سایہ ہمیشہ ہی رہے قائم
دعا کرتا ہوں انوارِ خلافت ہم پہ ہوں دائم
(انور ندیم علوی)

....

گزرے ہوئے سو سال کی تاریخ گواہ ہے
سائے کی طرح سایہ فگن ہم پہ خدا ہے
اور رات جو آئے بھی تو پروانوں کو غم کیا
جلتا ہوا پُرنور خلافت کا دیا ہے
(مبارک صدیقی)

....

خلافت کی اطاعت میں سرِ تسلیم خم رکھنا
وفا کے پاسباں رہنا، محبت کا علَم رکھنا
یہی عقدِ اخوت ہے، یہی رمزِ محبت ہے
یہ بیعت ایک نعمت ہے اسے تم محترم رکھنا
(ضیاء اللہ مبشر)

....

خدا کا درخشاں نشاں ہے خلافت
خدا کا ہی نور رواں ہے خلافت
خلافت نیابت ہے زندہ خدا کی
نبوت کا فیضِ رواں ہے خلافت
(سراج الحق قریشی)

....

دعا ہی دعا ہے ہمارا امام
خدا کی عطا ہے ہمارا امام
اندھیروں بھرے اس عجب دہر میں
وفا کا دیا ہے ہمارا امام
(اعظم نوید)

خدا کی ہو امان میں

چاند اپنے گھر میں ہو
یا کہیں سفر میں ہو
جہاں چلے قدم قدم
بہار رہگزر میں ہو
وہ پیارا پیارا شخص ہے
کسی بھی بام و در میں ہو
وہ روحِ بزمِ آرزو
وہ جاں ہے جس نگر میں ہو
وہ سب کا مرکز نظر
فضا میں، مستقر میں ہو
بس اک اسی کے واسطے
دعا دل و جگر میں ہو
کہیں بھی ہو جہان میں
خدا کی ہو امان میں

مبارک احمد عابد

قلبِ گداز و ذہنِ رسا تیرے ساتھ ہے
تائید ایزدی کی ضیا تیرے ساتھ ہے
تجھ پر نثار کیفِ نگاہ و سرور دل
محبوب دو جہاں کی دعا تیرے ساتھ ہے
سینہ ترا امین ہے قرآں کے نور کا
روحانیت کا آبِ بقا تیرے ساتھ ہے
(ثاقب زیرویؔ)

....

چمن میں رنگ و بُو اس سے
گلوں کی ہر نُموُ اس سے
بہاروں کو دوام اس سے
گلستاں کا نظام اِس سے
اِسے تم حرز جاں رکھنا
خلافت درمیاں رکھنا
(حافظ عطاء کریم شاد)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم سعید اللہ ملہی صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ کا بیٹا بعمر 9 سال گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ایک گردہ آپریشن کے ذریعہ نکال دیا گیا تھا اور دوسرا بھی صرف 30 فیصد کام کررہا ہے اس وقت تک 9/8 آپریشن ہو چکے ہیں۔احباب سے کامل شفایابی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا محمود احمد صاحب بیوت الحمد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا چھوٹا بیٹا عزیزم رانا نعمان احمد کاشف پتہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہے اور ایک ہفتے تک آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔آمین

اسی طرح میری اہلیہ مکرمہ بشریٰ محمود صاحبہ بھی دل اور پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو لمبی صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔آمین

مکرم رانا عبدالعزیز صاحب چرناڑی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ سیدی بیگم صاحبہ چرناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کافی عرصہ سے بیمار ہیں آج کل کمر کے مہروں میں تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ عطا فرمائے اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔آمین

مکرم ملک حسن طارق صاحب کارکن شعبہ وقف جدید جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نانی جان والدہ محترم ملک تنویر احمد صاحب صدر جماعت وزیر آباد شدید علیل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم صفی الرحمٰن خورشید سنوری صاحب مربی سلسلہ و مینیجر نصرت آرٹ پریس تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ امینہ عنایت صاحبہ اہلیہ مکرم عنایت اللہ صاحب بنگوی برادر اصغر مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم آف ناتھ ناظم آباد کراچی حال لاس اینجلز امریکہ مورخہ 17 مئی 2013ء کو تین ماہ کی علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں انہوں نے اپنی ساری بیماری کا عرصہ بڑے صبر اور تحمل سے گزارا۔آپ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔

آپ کی نماز جنازہ 18 مئی کو لاس اینجلز میں مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبرستان موصیاں لاس اینجلز میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔محترمہ خالہ جان بہت دعا گو،تہجد گزار،عبادات کو بروقت بجالانے والی،خلافت سے عقیدت اور احترام رکھنے والی،مربیان سلسلہ اور سلسلہ کے مہمانان کا خیال کرنے والی تھیں۔آپ نے پسماندگان میں خاوند محترم عنایت اللہ صاحب بنگوی جو آجکل بیمار ہیں اور امریکہ میں ہی مقیم ہیں کے علاوہ چار بیٹیاں مکرمہ ثریا لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف الرحمٰن صاحب رومی ٹریولز کراچی،مکرمہ راشدہ صاحبہ ایسٹ لندن،مکرمہ عطیہ انیس صاحبہ امریکہ اور مکرمہ طیبہ طارق صاحبہ آسٹریلیا،تین بیٹے مکرم کریم احمد صاحب کینیڈا،مکرم سلیم احمد صاحب امریکہ،مکرم ناصر احمد صاحب آسٹریلیا اور متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم راشد احمد صاحب امریکہ میں چند سال قبل وفات پا گئے تھے۔آپ نے اس صدمہ کو بہت حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے خود بھی جماعت کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔کئی سال تک ناتھ ناظم آباد کی صدر لجنہ رہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

سالانہ علمی و تربیتی پروگرام

(مجلس نابینا ربوہ)

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 22 تا 29 جون 2013ء سالانہ علمی و تربیتی فنی اور ورزشی ریلی کا انعقاد ہورہا ہے۔احباب جماعت سے گزارش ہے کہ آپ کے حلقہ میں اگر کوئی احمدی نابینا رہتے ہوں تو ان کو اس کلاس میں شمولیت کیلئے راہنمائی فرمادیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک شمس الدین صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چچا زاد بہن محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد یوسف چینی صاحب مرحوم دارالیمن شرقی صادق ربوہ مورخہ 11 مئی 2013ء کو طویل علالت کے بعد بعمر 76 سال وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ کی نماز جنازہ بعد از نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد ادریس صاحب مربی سلسلہ و صدر محلّہ دارالیمن شرقی صادق نے دعا کروائی۔مرحومہ عبادت گزار،صالحہ،غرباء سے ہمدردی اور ان کی خدمت کرنے والی تھیں۔ میڈیکل کے شعبہ سے تعلق کی وجہ سے مستحقین کا مفت علاج اور ادویات بھی دے دیا کرتی تھیں۔ خلافت سے کامل وفا اور عشق تھا طویل علالت اور بیماری کی حالت میں بھی نماز پنجگانہ ادا کرتی تھیں۔

آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم محمد زکریا داؤد صاحب آف جرمنی،مکرم ضیاء الاسلام صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ،مکرم محمد احمد ناصر صاحب آف لاہور،مکرم عطاء الودود صاحب آف جرمنی،تین بیٹیاں مکرمہ مبارکہ سمیع صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسمیع پرویز صاحب آف جہلم،مکرمہ ثریا سعید صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ رشین ڈیسک لندن،مکرمہ رقیہ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم طارق محمود صاحب سرگودھا اور ایک بھائی مکرم ملک نثار احمد صاحب سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری چھوڑے ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ضرورت کارکنان درجہ دوم

صدر انجمن احمدیہ میں محرر کے طور پر ملازمت کے خواہشمند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:۔

1۔امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونی چاہئے اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کم از کم 45% نمبر حاصل کئے ہوں یعنی 495 ہونے ضروری ہیں۔

2۔امیدوار کے لئے Inpage اردو کمپوزنگ کا جاننا ضروری ہے۔

3۔صرف وہ امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔

4۔صرف وہ امیدوار ملازمت میں لئے جائیں گے جو فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

5۔جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر ملازمت کے خواہشمند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ان کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے **29 مئی 2013ء کو 9 بجے صبح امتحان** کا انعقاد کیا جائے گا۔

6۔نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جزو میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے۔

☆قرآن کریم ناظرہ مکمل۔پہلا پارہ باترجمہ۔

☆چالیس جواہر پارے،ارکان(دین حق)،نماز مکمل باترجمہ۔

☆کشتی نوح،برکات الدعا،دینی معلومات

☆مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ

☆نظم از درثمین (شان (دین حق))

☆انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ

☆حساب بمطابق معیار میٹرک،عام معلومات

☆امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا اور اردو Inpage کمپوزنگ میں رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔

7۔تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ملازمت کے لئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔

8۔تحریری امتحان وانٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو فضل عمر ہسپتال سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو فضل عمر ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

25 مئی 2013ء

12:30 am	خطبہ جمعہ Live
3:35 am	دینی وفقہی مسائل
6:00 am	حضور انور کا دورہ یوکے
7:10 am	خطبہ جمعہ 24 مئی 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	جلسہ سالانہ ہالینڈ 2012ء
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 24 مئی 2013ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:30 pm	جلسہ سالانہ ہالینڈ

خبریں

دنیا کا سب سے چھوٹا فلائی روبوٹ

امریکی سائنسدانوں نے انسانی انگلی سے بھی چھوٹا فلائی روبوٹ تیار کر لیا ہے۔ امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی کے ماہرین کے تیارکردہ اس فلائی روبوٹ کا وزن 80 ملی گرام ہے اور یہ ایک سیکنڈ میں 120 دفعہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہے، اس روبوٹ نے اپنی پہلی پرواز کامیابی سے مکمل کر لی ہے۔ پروفیسر رابرٹ ووڈ نے اس روبوٹ کو روبوبی کا نام دیا ہے۔ سائنسدان کوشش کر رہے ہیں کہ اس روبوٹ میں زیادہ دیر تک چلنے والی بیٹری لگائی جائے اور اس روبوٹ میں تبدیلیاں کی جائیں تاکہ اسے جاسوسی یا دیگر مقاصد کیلئے ان جگہوں پر بھیجا جا سکے جہاں کسی بڑی چیز کا داخلہ ممکن نہیں۔ (روزنامہ دنیا 4 مئی 2013ء)

روسی شہری گھر کا کھانا کھانے کے شوقین

ایک عالمی سروے کے مطابق روس اور پولینڈ کے شہری گھر کا کھانا پسند کرتے ہیں جبکہ جرمنی اور کینیڈا میں گھر کا کھانا بہت کم کھایا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق گھر میں کھانا کھانے سے اہل خانہ میں اتحاد اور مفاہمت بڑھ جاتی ہے جس سے معاشرے پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ سروے کے مطابق 80 فیصد روسی شہریوں کا ماننا ہے کہ گھر کے کھانے سے بہتر کچھ نہیں ہو سکتا۔ محققین کے مطابق ہوٹل میں کھانا کھانے والوں کی اکثریت خواتین پر مشتمل ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم رفیع احمد رند صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم واحد بخش خان رند صاحب مورخہ 20 مئی 2013ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد تقریباً 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مورخہ 21 مئی کو مقامی قبرستان میں خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے نماز جنازہ پڑھائی، تدفین کے بعد مقامی معلم مکرم قمر زمان شکرانی صاحب نے دعا کروائی۔ موصوف بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ مسرور نگر ضلع مظفر گڑھ میں بطور صدر جماعت بھی رہے۔ اور اسی طرح زعیم انصاراللہ کے عہدے پر فائز رہے۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے تقریباً 7 سال کیلئے ربوہ میں شفٹ ہو گئے تھے۔ ربوہ میں مختلف بیوت الذکر میں خادم بیت الذکر کے طور پر جماعتی خدمت بجا لاتے رہے۔ اس کے بعد مسرور نگر ضلع مظفر گڑھ اپنے گاؤں واپس چلے گئے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور مغفرت فرمائے۔ اور تمام عزیز و اقارب کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 25 مئی

طلوع فجر	3:36
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:06

تعطیل

❁ مورخہ 27 مئی 2013ء کو روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Tomorrow)
سمر پروگرام ایک کورس کے ساتھ آیئے انٹرنیٹ سیکھیے کورس فری
اے سی کلاس رومز جدید سسٹم کے ساتھ۔
آج ہی تشریف لائیں اور کورسز کے بارے میں مکمل رہنمائی حاصل کریں۔
داخلے جاری ہیں
Computer Basics | Microsoft Office | Graphics Designing | Web Development | Online Marketing | Spoken English
4/14. 2nd Floor, Gol Bazar Rabwah. PH: 047-6211002. E-Mail: siit@skylite.com

سیل سیل سیل
تمام لیڈیز ورائٹی پر حیرت انگیز
23 مئی سے سیل شروع ہے
مس کولیکشن شوز ربوہ

ضرورت برائے کارکن
ربوہ میں نوجوان، مستقل مزاج، احمدی کارکن کی ضرورت ہے۔ تعلیمی معیار پرائمری
رابطہ: حکیم منور احمد عزیز دارالفتوح شرقی گلی نمبر 1 ربوہ
03346201283

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

STUDY in GERMANY

Sep 2013
Admissions Open

www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offers you:

1. **Quick Package for Universities in Germany**
Start learning German language in Germany
Opportunities for Intermediate, Bachelors and Masters students in all fields
No need to learn German Language in Pakistan
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
(Starting installment 2000 Euros from Pakistan)
Time duration for the whole process/embassy appearance: around 2-3 Months

2. **Direct Package at FH Aachen University in Germany**
ENGINEERING AND BUSINESS PROGRAMS
From foundation year till Masters **ALL STUDY IN ENGLISH LANGUAGE**
Basic requirement **Matric/O-Level/First-Year/Intermediate**
NO BANK ACCOUNT NEEDED FOR VISA
First year + accommodation (17.000 Euros total) + **Bachelors & Masters is almost FREE** Fee just 85 Euros per Month
FEE PAYABLE DIRECTLY TO FH AACHEN UNIVERSITY GERMANY
For further details please visit our exclusive partner university's homepage:
http://www.fh-aachen.de/en/university/freshman/program/

3. **Comfort Package with ErfolgTeam**
The candidates who cannot afford the above mentioned packages may also apply in comfort package, in which you have to do language in Pakistan beforehand. In this way, save the language fee in Germany. **ADMISSION ALSO POSSIBLE IN ENGLISH PROGRAM**
- **Requirement: students with Intermediate, Bachelors or Masters background**
- **Language requirement: 3 to 6 months in Pakistan**

Consultancy + Admission + Embassy Documentation + Interview Preparation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University

Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office Tel: +49 6150 8309820, Mob: +49 176 56433243, +49 1577 5635313
www.erfolgteam.com Email: info@erfolgteam.com Skype ID: erfolgteam